وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ

تذکرۂ زیبا

۱۳۴۵ھ

یعنے

باسم جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر و جناب مولوی سید محمد نقی صاحب ناظم آبکاری سابق و حال

مؤلفہ

سید شرف الدین انسپکٹر محکمہ نظامت آبکاری

حسب الحکم

عالیجناب مولوی خواجہ محمد فیاض الدین خان صاحب تعلقدار آبکاری ضلع بیدر

جسکو

جناب نیکٹ راما صاحب و راجہ گوڑ صاحب متاجران قدیم

ضلع بیدر کے اپنے اہتمام سے

شمس المطابع عثمان گنج حیدرآباد دکن میں چھپوایا

فہرست مضامین کتاب تذکرہ زیبا

تمام شد

دیباچہ

جب جناب مولوی محمد عبداللطیف خان صاحب المخاطب بہ نواب لطیف یار جنگ بہادر اپنے عہدہ جلیلہ نظامت آبکاری سے بعطاء وظیفہ حسن خدمت بتاریخ ۲۸ بہمن ۱۳۳۶ف مطابق ۲۷ ماہ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ سبکدوش فرمائے گئے۔ اور جناب مولوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم بافضال الٰہی وعواطف خسروی بعطاء ترقی عہدہ نظامت سے سرفراز فرمائے گئے تو اہلیان سررشتہ نے محسوس کیا کہ یہ سبکدوشی اور ترقی کی سرفرازی تا حد سررشتہ ربط وانقطاع کی بالکل پہلی نظیر ہے اور اس طرح انہیں رنج ومسرت کے دو متضاد جذبات سے دوچار ہونا پڑا جس سے وہ آج تک نا آشنا تھے۔ کیونکہ جناب نواب صاحب موصوف کے تعلق کا آغاز اس سررشتہ سے مرزا فیاض علیخان صاحب کے تعہد سے ہوا ہے جس کے بعد آپ ضلع میدک کی تعلقداری سے سرفراز ہوئے اور جب مسٹر ڈنلاپ اپنی خدمت سے جو علاوہ صدر نظامت مال کے نظامت آبکاری کے فرایض بھی انجام دیتے تھے سبکدوش ہوئے تو آپ ۱۳۲۳ف میں عہدہ نظامت سے سرفراز ہوئے۔

اسی تاریخ سے عہدہ نظامت تجدیداً جداگانہ تصور کیا گیا اس طرح آپ اِس سررشتہ کے پہلے ناظم ہین۔ مگر چونکہ بلحاظ مدت ملازمت احکام پچپین سالہ متعلق ہو چکے تھے۔ احتیاج سررشتہ کے نظر کرتے پیشگاہ ظل سبحانی سے وقتاً فوقتاً آپکو توسیع سرفراز فرمائی گئی حتی کہ بارہوین توسیع اسفندار ۱۳۳۲ف کو ختم ہوئی اس طرح آپ اس سررشتہ کے تقریباً (۲۶) سالہ دیرینہ اور اساسی ملازم رہے۔ اس طویل عرصہ مین اپنی ممتاز خدمات سے تمغہ امتیاز حاصل فرمایا تو اپنے اوصاف حمیدہ سے اہلیان سررشتہ کے قلوب پر بھی حکمرانی فرماتے رہے جسکی وجہ سے ہر شخص کا یہ اعتقاد رہا کہ آپ ایک ظل ظلیل ہین۔ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ (اوس پاک درخت کی طرح) اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ (جسکی جڑ قایم اور شاخین آسمان مین ہین۔) گو ہمارے قلوب ہمارا دوش نیاز اب بھی آپکے بار عظمت اور غاشیۂ امتثال سے سبکدوش نہین ہے لیکن ایک ایسے سررشتہ کے لئے جسکی آنکھہ کبھی کسی انقلاب کو نہ دیکھی ہو ایک عفیف النفس افسر دیرینہ کی جدائی تا حد تعلقات خدمت مضطرب اور رنجور کرنے کے لئے بالکل کافی ہو سکتی ہے اور یقیناً ایسا ہی ہوا مگر ساتھہ ہی ساتھہ جب دور حاضرہ پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تابعین سررشتہ کسی احساس تبدیلی کے قابل نہین ہین۔ کیونکہ جناب مولوی سید محمد تقی صاحب نائب لطیف تھے تو اب جانشین لطیف ہین اور یہ خصوصیت نہ صرف کرہی نظامت ہی سے مختص ہے بلکہ تعلقداری میدک مین بھی آپ جانشین رہ چکے ہین۔ جس راہ

میمنت بار سے نواب صاحب موصوف کرسی نظامت پر جلوہ افروز ہوے اوسی راہ برکت آثار سے آپ بھی کرسی نیابت اور پھر عہدہ نظامت پر فایز ہوے علی ہذا آیندہ کے لئے بھی جو اصول جو مسلک نواب صاحب موصوف نے قایم فرمایا ہے آپ بھی اوسی اصول اوسی مسلک کے حامی ہین اور بلحاظ اپنی اٹھارہ سالہ مدت ملازمت کے بیگانہ و نا آشنا نہین رہے بلکہ افسر دیرینہ کی حیثیت سے وَضْعُ الشَّیْئِ عَلٰی مَحَلِّہٖ (چیز موضوع کی گئی اپنے محل پر) کے مصداق ثابت ہوے۔ ایک چھوٹے مستاجر سے لیکر بڑے مستاجر تک اور ایک چپراسی سے لیکر گرز ہیڈ عہدہ دار تک ہر ایک کی رفتار و گفتار و شرافت و لیاقت و کارگذاری سے جسطرح آپ واقف ہین اوسی طرح ضروریات سررشتہ پر بھی آپ حاوی ہین۔ قوانین حاضر۔ احکام حاضر۔ اصول کار حاضر۔ تجربہ حاضر۔ پس یہی ہین وہ خصوصیات جنکی وجہ سے اہلیان سررشتہ اس قابل ہوے کہ باینہمہ اجتماع ضدین یعنے بمقابلہ رنج مسرت و اطمینان اپنے حقیقی جذبات کا اظہار کرسکین جسکو ایک شاعر المتخلص بہ ہلال نے جس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اوس کے چند شعر بلحاظ موقع درج کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ ؎

یک دل ہے دو رنگی کی یہان جلوہ گری ہے — حسرت بھی ہی کچھ اور مسرت بھی بھری ہے
دھڑکن بھی ہے۔ الجھن بھی ہی۔ اک ساتھ خوشی ہے — جو غور سے ثابت ہوئی وہ بات یہی ہے
ہے رنج جدائی کا۔ ترقی کی خوشی ہے — آنکھوںمین جو پانی ہی تو ہونٹوں پہ ہنسی ہے

غرض آپ کا وجود ہمارے لئے بیشک باعث مسرت اور خدا کی نعمت ہے
اور ہم بجمیع وجوہ یہ کہنے کے لئے مجبور ہین کہ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ چنانچہ
پس تم خدا کی کن نعمتون کو جھٹلاتے ہو
اپنے جذبات عقیدت مآب کے اظہار کے لئے منجانب ملازمین سررشتہ بتاریخ
۱۰ اسفندار ۱۳۳۶ف روز جمعہ بسرپرستی جناب مولوی خواجہ محمد فیاض الدین انصاری صاحب
(ق) ناظم آبکاری مبارک جلسہ وداعی و خیر مقدم کی تقریب منائی گئی۔ کوئی نثر
کوئی رباعی کوئی قصیدہ کوئی مخمس کوئی مسدس سنایا جو بجائے خود ایک ایک
شہادت دستاویزی و لسانی کی شان رکھتی ہے جسکے متعلق مقامی اخبار مشیر دکن
مورخہ ۱۴ اسفندار ۱۳۳۶ف مطابق ۱۲ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ روز دوشنبہ نے
جن الفاظ مین درافشانی کی ہے وہ بجنسہ درج ذیل ہے۔

نواب لطیف یار جنگ بہادر کا وداعی جلسہ ملازمتون کیلئے سبق آموز بھی تھا

گزشتہ جمعہ کی شام کو راجہ پرتاب گیرجی کے پرفضا باغ مین سررشتہ آبکاری
کے ملازمین کے جانب سے نواب لطیف یار جنگ بہادر (مولوی محمد عبداللطیف خان
صاحب) کو جو حال مین نظامت آبکاری سے وظیفہ پر علیحدہ ہوئے ہین ایک
پر تکلف وداعی پارٹی دیگئی جس مین سررشتہ آبکاری کے ملازمین کے جانب سے
دیگر سررشتہ جات کے عہدہ داران اور دیگر معززین کو بھی دعوت دی گئی تھی۔
نواب لطیف یار جنگ بہادر سابق ناظم آبکاری کے علاوہ مولوی سید محمد تقی صاحب

موجودہ ناظم آبکاری بھی اس جلسہ مین موجود تھے۔ ملازمین سررشتہ آبکاری کے جانب سے نواب لطیف یار جنگ بہادر کی جدائی پر انتہائی رنج وافسوس کا اظہار کیا گیا۔ آبکاری کے ناظم سابق اور ناظم حال نے مناسب موقع تقریرین کین اس جلسہ مین جس کثرت کے ساتھہ لوگ شریک تھے۔ اس کے عشر عشیر بھی مجمع اس قسم کے جلسون مین جو عہدہ دارون کے آنے اور جانے کے اعزاز مین یہان اکثر وبیشتر ہوتے رہتے ہین۔ کبھی دیکھنے مین نہین آیا تھا۔ مجمع کی کثرت سے مادی اور عینی ثبوت اس بات کا مل رہا تھا کہ نواب لطیف یار جنگ بہادر نہ صرف اپنے سررشتہ ہی مین بلکہ عام طور پر بھی بدرجہ غایت ہر دل عزیز تھے۔ اور یہہ ہر دل عزیزی اونکو انکے وسیع اخلاق متواضع طبیعت اور منکسرانہ مزاج کیوجہ سے حاصل ہوئی تھی یہان کے اعلیٰ عہدہ دارون مین نواب لطیف یار جنگ بہادر خوش خلقی انکسار تواضع اور مروت کی گویا تمثیل مجسم تھے۔ اونکی نسبت عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ انکے ہاتھہ سے انکے کسی ماتحت کو کبھی کوئی نقصان نہین پہونچا۔ نقصان پہونچنا تو رہا در کنار کبھی ان شکایت کے پیش آنے کا بھی موقع نہین ملا کہ کسی سے ترش روئی اور کج ادائی کے ساتھہ پیش آئے ہون۔ ان کے حلم اور ضبط کی یہ حالت تھی کہ جنکی خواہشین یہ کسی مجبوری کے باعث پوری نہین کرسکتے تھے۔ انہین سے اکثر دل جلے لوگ انکے منہ پر انہین جلی کٹی سناتے تھے۔ اور آنکی پیشانی پر بل تک نہین آتا تھا۔ اور انکی طرف سے دل میں کینہ رکھکر

کبھی ان سے انتقام لینے کا خیال تک بھی اونکے دل مین نہین گذرتا تہا۔ یہہ اوصاف تہے جنہون نے ان کو سررشتہ متعلقہ کے اندر اور باہر ہردلعزیز بنا رکھا تھا اور اب اونکے ملازمت سے ہٹنے پر عام طور پر لوگ اسقدر متاسف اور متاثر دیکھے جاتے ہین کہ شاید ہی کبھی کسی عہدہ دار کے ہٹنے پر دیکھے گئے ہون۔ نواب لطیف یار جنگ بہادر کا یہ وداعی جلسہ گویا عام طور پر طبقہ عہدہ داران کیلیے سبق آموز تہا جس سے چشم بینا اور گوش شنوا رکہنے والون کو یہ درس ملرہا تہا کہ کسی بڑی خدمت پر پہونچکر انسان کو جامہ انسانیت سے باہر نہونا چاہیے بلکہ ماتحتون اور اہل غرض لوگون کے ساتہہ اسی طرح برتاؤ کرتے اور پیش آتے رہنا چاہیے۔ جیسا ایک سمجھدار انسان کو دوسرے انسان سے کرنا چاہیے۔ ملازمت اور عہدہ کسی کی آبائی میراث نہین ہے ایک نہ ایک دن اسکا انتزاع لازمی اور ضروری ہے ایک عارضی اور ناپایدار چیز پر گھمنڈ کرکے اپنے ہم جنسونکو نظر حقارت سے دیکھنا اور اپنے کو اون سے دور کہینچنا قرین عقل ودانش نہین ہے اگر نواب لطیف یار جنگ بہادر اپنے عروج اور رسوخ کے زمانہ مین ان اصول کو اپنا دستور العمل نہ بنائے رکہتے تو آج ان کو اس شان اور اعزاز کے ساتہہ رخصت ہونا نصیب نہوتا۔ بلکہ انکی علحدگی کی خبر سنکر لوگ نہ اچھا اثر قبول کرتے نہ برا یعنے نہ انہین خوشی ہوتی نہ رنج بلکہ یہ ممکن تہا کہ جنکو ان سے شکایت ہوتی وہ انکی علحدگی پر اظہار رنج کے بدلے اظہار مسرت کرتے اور کہتے کہ خس کم

جہان پاک ۔ پس جو عہدہ دار عامہ خلایق کے دلوں پر عموماً اور اپنے واسطہ دارون یعنے ماتحتون اور اہل غرض لوگون کے قلوب پر خصوص اپنی محبت اور عزت اور وقعت کا سکہ بٹھانا چاہتے ہون ان کو چاہیے کہ جو اصول مختصر طور پر اوپر بیان کئے گئے ہین ان پر نواب لطیف یار جنگ بہادر کی طرح کاربند ہونے کی عادت ڈالین۔

ملازمین سررشتہ متعلقہ کے جلسہ وداعی و تہنیت کے بعد منجانب ریڈی ودیالہ بورڈنگ بہ سرپرستی جناب مسٹر وینکٹ راما ریڈی صاحب کو توال بلدہ بالطاف محبانہ ایٹ ہوم سے شادکام فرمایا گیا۔ اور متعدد و معزز ہندو اصحاب نے بذریعہ تقریر اپنی اپنی خوش اعتقادی کا ثبوت دیا جسکے متعلق انگریزی اخبار بلیٹین سکندرآباد نے جن الفاظ مین خوش بیانی سے کام لیا ہے اوس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ترجمۂ اخبار بلیٹین سکندرآباد مورخہ ۱۸ر جنوری ۱۹۲۷ء

گذشتہ شام مین ایک دلچسپ جلسہ نواب لطیف یار جنگ بہادر ناظم آبکاری کے وظیفہ پر علیحدگی کی تقریب مین ریڈی ودیالہ دارالاقامتہ مین منعقد ہوا تھا حاضرین مین ہندو اور مسلمان عہدہ دار ۔ گستہ دار اور سمستان کے راجہ صاحبان کی خاصی تعداد تھی ۔ آغاز جلسہ مین حاضرین کا فوٹو لیا گیا ۔ مسٹر وینکٹ راما ریڈی

کوتوال بلدہ نے اپنی تقریر مین نواب صاحب بہادر کی جنہین (۱۱ سالہ) سال کی توسیع کے بعد وظیفہ عطا فرمایا گیا ہے قابل تحسین خدمات اور کارگذاری کا تذکرہ فرمایا۔ اور نواب صاحب بہادر کی ہردلعزیزی۔ دیانت۔ وفاداری اور اپنے فرایض منصبی سے گہری دلچسپی کی بڑی تعریف کی۔ اور توقع ظاہر فرمائی کہ نواب صاحب کے جانشین مولوی سید محمد تقی صاحب جنہین نواب صاحب کی ماتحتی مین کافی تجربہ حاصل ہو چکا ہے اس منصب کے فرایض کو ویسی ہی دلچسپی و مستعدی سے انجام دینگے اور ہردلعزیزی حاصل فرمائینگے۔ اس کے بعد مولوی سید محمد تقی صاحب نے فرمایا کہ وہ اور انکے ماتحتین جنہون نے نواب صاحب کی ماتحتی مین سررشتہ کی خدمت کی ہے۔ انہی اصول اور ڈگری پر چل رہے ہین۔ جو نواب صاحب نے قایم فرمایا ہے اور یہ کہ وہ اپنے فرایض باحسن الوجوہ انجام دینے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھینگے۔ نواب صاحب نے جواباً ایک مختصر تقریر کی اور فرمایا کہ مین بانیان جلسہ کا شکر گذار ہون کہ انہون نے میری اس طرح عزت افزائی فرمائی۔ اور فرمایا کہ جو کچھ بھی تہوڑا سا مین نے اپنے فرایض کے انجام دینے مین کیا ہے اوسکی تعریف کا ہرگز مین مستحق نہین ہون اور اپنے احباب سے ان منسوبہ محامد اور اوصاف کو سنکر جو مجھہ مین نہین ہین۔ مجھے شرم آتی ہے۔ ابعد دارالاقامتہ کے سنگ بنیاد کی تقریب کا حوالہ دیکر فرمایا کہ اس کی کامیابی کا سہرا ان ہمدردون کے سر ہے جنہون نے اپنا نام ظاہر کرنا پسند

نہین فرمایا۔ آخر مین مسٹر رامچندر نایک بیارسٹر نے اپنی پرلطف طرز مین نواب صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ راو صاحب ایس۔ وینکٹ ریڈی نے بھی انگریزی مین تقریر کی اور دعا کی کہ نواب صاحب کی پیرانہ سالی آرام اور راحت مین گذرے بعدہ نوابصاحب اور حاضرین کی تنقلات سے تواضع کی گئی۔

متذکرہ تقریب کے بعد مولوی سید محمد عثمان صاحب مہتمم افیون نے اپنے دولتخانہ پر وداعی اور تہنیتی مجلس ضیافت ترتیب دی اور مضمون تحریری کے ذریعہ جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر کی دیرینہ خدمات اور کارگذاریون کا اظہار کیا۔ علیٰ ہذا معزز مستاجرین وڈسٹلرز بھی جو سررشتہ کے لاینفک جز اور بنیادی ہین رنج و مسرت کے جذبات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور وداعی و تہنیتی ایٹ ہوم اور سپاس نامہ سے اپنی اپنی دلی عقیدت اور استفاضہ اور شکریہ کا اظہار فرمایا۔ اور تیسرے دن ڈنر پارٹی سے اپنی مزید خوش اعتقادی کا ثبوت دیا۔ بعد ازان عہدہ داران و عمال محکمہ تعلقداری میدک بھی جن کے ساتھ ہر دو نظمار سابق وحال کو بلحاظ اس تخصیص کے کہ یہی محکمہ ہر دو معززین کا زینہ ترقی رہا ہے۔ بذریعہ جلسہ تہنیت و وداعی و اشعار و مضامین اپنی عقیدت و خلوص کا اظہار فرمایا۔ اور دو وظائف تعلیمی ایک ایک مدت نصاب تعلیم ابتدائی اسکول و کالج کے لئے دو ایسے طلبار کو جو بوجہ بے استطاعتی تعلیمی شوق و نصاب کی تکمیل سے قاصر ہون عطا کرنیکی غرض سے ہر دو معززین کی خدمت مین پیش کئے گئے جنمین سے ایک مسلمان طالبعلم کو

اور دوسرا ہندو طالب علم کو دیا جائے گا۔ عہدہ داران وعمال محکمہ موصوف کا یہ پُر خلوص طریق عمل بمقابل دوسری تقاریب کے ایک قابل ترجیح خصوصیت سمجھی جانی چاہیے۔ علیٰ ہذا مولوی غلام احمد خان صاحب ملازم آبکاری ضلع محبوب نگر نے بھی اپنی عقیدت اور خلوص اور وفاداری سے پچاس روپیہ پیش کیا کہ ہر دو معزز نظمار کی وداع و تہنیت کی یادگار مین دو غربار کی مدد کیجائے بایں لحاظ خانصاحب موصوف بھی قابل شکر و ستایش ہین۔

مختصر یہ کہ بعد اختتام جملہ تقاریب تہنیت و وداعی مسٹر وینکٹ رامیا نیرہ نندی کنڈی ایرا گوڑ و مسٹر راجہ گوڑ لنگم ہیٹہ مستاجران قدیم ضلع میدک نے اس خاکسار سے یہ فرمایا کہ ہم ہر دو ناظم صاحبان کی کسی تقریب مین شریک نہو سکے اسلیے ہم بہ تمنائے تمام یہ مناسب خیال کرتے ہین کہ اسوقت تک جسقدر نظم اور مضامین ہر دو معززین کی شان مین پڑھے گئے ہین ایک کارآمد چیز ہے اگر ایک جگہ سب جمع کیے جائین تو مناسب ہو گا ہم اپنے جانب سے طبع کا انتظام کرتے ہین۔ آپ اگر مرتب کردین تو ہم مشکور ہونگے۔ برین بنا ہر دو مستاجر صاحبان کے ہمراہ یہ خاکسار مولوی خواجہ محمد فیاض الدینخان صاحب تعلقدار آبکاری میدک کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور جناب موصوف سے ہر دو مستاجرین کی خواہش عرض کی جسپر جناب ممدوح نے اظہار خوشنودی فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب از روئے عقیدت وخلوص انکی ایسی خواہش ہے تو بالکل بجا ہے اور یہ بالکل درست ہے کہ جملہ مضامین اہل خلوص کے قلبی جذبات کا عکس ہین۔ جو

متفرق اوراق مین منقسم ہو چکے ہین اگر اونکی حفاظت نہ کیجائے تو چند روز بعد مفقود ہو جائینگے اسلئے یہ بہتر ہوگا کہ جملہ مضامین ایک کتاب کی شکل مین مدون کیئے جائین جو ایک پہلو سے واجب الاتباع یادگار ہے تو دوسرے پہلو سے واجب الاتباع نصیحت بھی ہے پس باین لحاظ چونکہ ہردو معزز مشاہیر صاحبان کی یہ خواہش اور جناب موصوف کا یہ ارشاد حقیقی خلوص پر مبنی تہا۔ جسکی تعمیل علاوہ ارشاد کے ذاتی عقیدت مندی کے لحاظ سے بھی باعث فخر تھی۔ اسلئے بسر و چشم تعمیل کی گئی۔ لیکن قبل اسکے یہ معلوم کرنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یادگار سے کیا مراد ہے اور اوس سے کس قسم کے نتائج مترتب ہوا کرتے ہین۔

واضح ہو کہ۔ یادگار۔ نام ہی ایک شئے یا فعل یا واقعہ کی عظمت کا جو اثر کرے انسان کے قلب پر ماضی یا حال یا مستقبل بین اور متحرک ہو ذہن انسانی کا طرف تذکرہ و تمثل کے۔ اس کی دو قسم ہین۔ ایک مستحسن۔ دوسری غیر مستحسن۔ مستحسن وہ ہے جو آمادہ کرے۔ انسان کو اوپر تذکرہ خیر اور رجحان خیر کے مثلاً کارنامہ نوشیروان و حاتم اور غیر مستحسن وہ ہے جو برعکس ہو مستحسن کا مثلاً کارنامہ چنگیز و نادر۔ اسی لئے اساطیر الاولین تاریخی یادگارین صورت پذیر ہوئے۔ تاکہ کارنامہ اسلاف اخلاف کے لئے ذاتی طور پر مخزن ماخذ قرار پانے کے باعث نہون تو کم سے کم نقل و اخذ کی عاقلانہ تقلید سے بھٹکنے نہ دین۔ غرض قسم اول خیر جاریہ اور قسم دوم شر جاریہ ہے۔ جب نیکیان چالیس مومنین کی شہادت سے مصدق ہون تو

موجب نجات ابدی ہین۔ پس یہ کتاب جو مبالغے سے خالی اور صداقت سے مملو ہے اور زیادہ از چالیس مومنین کی لسانی اور تحریری شہادت ہے نص قرآنی کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ کا مصداق وثیقہ ہوگی اور اس طرح فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ کا پروانہ ثابت ہوگی اور مراتب عالی وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ؕ کی سرفرازی کا سبب ہوگی جو ان خصوصیات کیساتھ ہر دو محترم مخاطب الیہم کے لئے یادگار خیر ہے تو ہم بھی خواہون کے لئے واجب التقلید راہ خیر ہے جن کے پاس کوئی چیز قابل بدل نہین ہے اگر ہے تو صرف دعا رخیر ہے اور ہمیشہ کے لئے یہی زیبا ہوگا کہ ہم تذکرہ محاسن سے رطب اللسان رہین۔ اسلئے اس کتاب کا نام بھی تذکرہ زیبا رکھا گیا جو مادہ تاریخ بھی ہے اور بلحاظ تسلسل حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے۔ جسکو جناب مولوی خواجہ محمد فیاض الدینخانصاحب تعلقدار آبکاری ضلع میدک کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے۔

(کتاب ایک دفتر ہے جسکی خانہ پری ہوتی رہتی ہے جسپر مقرب فرشتے متعین ہین۔ پس جسکو اوسکے سیدھے ہاتھ مین اوسکا کارنامہ دیا جائے۔ اور جو دہنے ہاتھ والے ہین کیا کہنا ہے دہنے ہاتھ والونکے مرتبے کے متعلق)

۱۔ مخمس گذرانیدہ مولوی سید محمد مہدی عباس صاحب مہدی صیغہ دار محکمہ نظامت آبکاری مشتمل بر اخلاق و مبارکباد۔

۲۔ مسدس گذرانیدہ مولوی احمد عبدالرحیم صاحب ہلال ملازم آبکاری مشعر بہ وداع و اخلاق و خیر مقدم۔

۳۔ تقریر منجانب مسٹر گنیش پرشاد منتظم محکمہ نظامت آبکاری بمبئی برحالات ذاتی و کارگذاری

جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر حسن انتخاب جناب مولوی سید محمد تقی صاحب۔

۴۔ قصیدہ منجانب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب ہوش مددگار وظیفہ یاب محکمہ نظامت آبکاری۔

۵۔ تقریر منجانب خاکسار سید شرف الدین انسپکٹر آبکاری محکمہ نظامت جسمیں ازروے واقعات اخلاق واوصاف کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اور احادیث ونصوص قرآنی سے استشہاد کیا گیا ہے۔

۶۔ قطعہ منجانب مولوی محمد عبدالصمد صاحب علم صیغہ دار محکمہ نظامت آبکاری مشتمل بر اخلاق وتہنیت۔

۷۔ قصیدہ منجانب مولوی سید تہور حسین صاحب حکیم صیغہ دار محکمہ نظامت آبکاری متضمن بر اوصاف وتہنیت۔

۸۔ قطعہ ایضاً

۹۔ قطعہ گذرانیدہ مولوی سید عترت حسین صاحب عترت صیغہ دار محکمہ تعلقداری آبکاری بلدہ متضمن بہ اوصاف ووداع وتہنیت۔

۱۰۔ ایضاً قطعہ در تہنیت ترقی۔

۱۱۔ ایضاً قطعہ تاریخ ترقی۔

۱۲۔ قصیدہ وداعی منجانب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب شمس صیغہ دار محکمہ تعلقداری آبکاری بلدہ۔

۱۳۔ ایضاً قطعہ تاریخ تہنیت و ترقی۔

۱۴۔ تقریر جوابی جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر۔

۱۵۔ تقریر جوابی جناب مولوی سید محمد تقی صاحب۔

۱۶۔ سپاس نامہ مولوی سید محمد عثمان صاحب مہتمم افیون۔

۱۷۔ تقریر منجانب معزز مستاجرین و ڈسٹیلرز جسمین جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر کی انتھک مساعی اور رقمی توفیر اور مشکلات انتظامی مین ساتھہ داری اور ہمدردی اور اخلاق کی تعریف کی گئی ہے۔ اور جناب مولوی سید محمد تقی صاحب کے حسن انتخاب اور قابلیت کار اور دیرینہ تجربہ کاری کا ذکر کرکے آپ کی جانشینی پر اظہار اعتماد و اطمینان کیا گیا ہے۔ اور آپکے اخلاق کی نہایت حاوی الفاظ مین ترجمانی کی گئی ہے۔

۱۸۔ تقریر جوابی جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر دام اقبالہ۔

۱۹۔ تقریر جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری دام اقبالہ۔

۲۰۔ تقریر جناب مولوی خواجہ محمد فیاض الدین خان صاحب تعلقدار آبکاری ضلع میدک جسمین جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر کے پانچ نفوس کے ساتھ آغاز کار و کامیاب کارگذاری اور اوصاف حمیدہ اور آپکے سچے جانشین جناب مولوی سید محمد تقی صاحب کے متعلق بزمانہ تعلقداری نمایان خدمات اور آپکے خلق پسندیدہ کا اعتراف کیا گیا ہے۔

۲۱۔ قطعہ منجانب مولوی سید غلام حیدر صاحب ملازم آبکاری تعلقداری میدک متضمن بر تبریک و وداع۔

۲۲۔ جوابی تقریر جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر۔

۲۳۔ جوابی تقریر جناب مولوی سید محمد تقی صاحب۔

۲۴۔ قطعہ تاریخ تہنیت ترقی منجانب مولوی سید مہدی حسین صاحب محاسب دفتر مہتمی حلقہ نارائن گوڑہ۔

۲۵۔ قطعہ تاریخ تہنیت ترقی و قطعہ دعائیہ منجانب مولوی میر علی حسین صاحب طالب ملازم آبکاری حلقہ نارائن گوڑہ۔

۲۶۔ نظم تہنیت منجانب جوانان گارڈ حلقہ نارائن گوڑہ جو جناب مولوی سید محمد تقی صاحب کے عہدہ جلیلہ نظامت پر فائز ہونے کے بعد حلقہ کی پہلی تنقیح کے موقع پر پڑھی گئی۔

۲۷۔ قطعہ تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی سید خادم حسین صاحب خادم ملازم تعلقداری آبکاری بلدہ۔

۲۸۔ نظم در تہنیت گذرانیدہ مولوی غلام احمد صاحب مہر صیغہ دار محکمہ تعلقداری آبکاری ضلع میدک۔

۲۹۔ نظم در تہنیت گذرانیدہ مولوی حکیم غلام علی خان صاحب۔

۳۰۔ نظم در تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی نور علی بیگ صاحب رحیق

اہلکار دفتر تعلقداری آبکاری سمت گلبرگہ۔

کمترین

سید شرف الدین انسپکٹر محکمہ نظامت آبکاری سرکار عالی

محمس بہ یادگار وظیفہ یابی حسن خدمت عالی مرتبت عالیجناب فیض مآب نواب لطیف یار جنگ بہادر ناظم آبکاری ممالک محروسہ سرکار عالی و تہنیت ترقی عالیجناب مستغنی عن الالقاب مولوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم بر عہدۂ نظامت

گذرانیدہ مولوی سید مہدی عباس صاحب مہدی صیغہ دار محکمۂ نظامت آبکاری

کچھ عجب طور سے اس مرتبہ آئی ہے بہار
کہ بصد جوش ہے کاغذ پہ قلم گوہر بار
مثل تصویر ہیں خاموش چمن میں اشجار
قمریوں کی بھی مبدل ہوئی طرز گفتار
الغرض فکر کے طاری ہوئے سب پر آثار

پوچھا بلبل سے کہ اس رنج کے کیا ہیں اسباب
کھینچ کر آہ جگر دوز دیا اس نے جواب
باغبان جاتا ہے گلشن سے مرا دل ہے کباب
بن گیا خون جگر میرے لئے آج شراب
شبنم غم کی چمن میں ہے ہر اک سو بوچھار

باغبان کون جو مدت سے رہا اپنا رفیق
مہربان رحم دل و نیک شریف اور شفیق
ہے نگینہ وہ خزانہ کا درخشندہ عقیق
راضی جس سے گل و بلبل ہے ایسا ہی خلیق
خیر خواہ حاکم و محکوم کا سچا دیندار

سن کے نالہ یہ لگے جھومنے ہر سو اشجار
گل و بلبل تو کجا وجد میں آیا ہر خار
کھولی ایک سمت سے قمری نے بھی اپنی منقار
بولی خاموش۔ نہ بن ایسی بھی نا شکر گزار
یہ بھی اک طرح کی ہے رحمت رب غفار

تجھکو معلوم ہے محنت جو اٹھائی اِس نے
صیغہ کی آمدنی کیسی بڑھائی اِس نے

ملک کے واسطے سب عمر گنوائی اس نے
دل مین مالک کے جگہ قدر سے پائی اس نے

اس کی خدمات کا سچ یہ ہے کہ مشکل ہے شمار

کام پاتا رہا انجام بزودی و شتاب
سینہ بے کینہ ہمیشہ رہا داشتل کتاب

نہ تو خفگی ہوئی اس پر کبھی مالک کا عتاب
نیک خدمات کے بدلے مین ملا اسکو خطاب

پہر وظیفہ بھی عطا شہ نے کیا ایک ہزار

ایسے حالات مین لازم ہے کرین شکر خدا
محنت شاقہ کے بعد اب آرام ملا

کیا یہ کم ہے شہ عثمان کی ہم سب پہ عطا
لطف سے اسکا بدل دوسرا حاکم جو دیا

قدردان کام کا ماتحتون کا سچا غمخوار

خلق ان مین ہے کرم اِن مین مروت انمین
دردا نمین ہے رحم انمین محبت انمین

جرئت انمین ہے سلوک انمین ہے ہمت انمین
جوش اسلام ہے اور شان اخوت انمین

یا خدا اِن کا بڑھے اور بھی اعزاز و وقار

الغرض جمع اوصاف ہین یہ دونون ہم
جسقدر بھی مین کرون انکی مدح ہوگی وہ کم

میرے ممدوح رہین دونون جہانمین بے غم
صحت و عافیت و خیر ہو ہمرہ ہردم

کہد و مہدی سے پڑھے اب وہ دعا کے اشعار

سُن کے یہ مژدہ اچھل ہی پڑے مرغان چمن
غلغلہ ایسا ہوا گونج اوٹھا سب گلشن

ہم زبان ہو کے لگے کہنے اے یاران وطن
ہان دعا مانگو سلامت رہین سلطان دکن

حکم ان کا ہو روان مثل نجوم سیار

اصفِ سابع پہلے پہولے اور آباد رہے
چشم حاسد سے تحفظ مین سب اولاد رہے

صدر اعظم بہی ریاست کا سدا شاد رہے
سلطنت کا ہو جو بدخواہ وہ برباد رہے

دنیا اور دین مین حامی ہون رسول مختار

مُسدس تقریب وداع عالیجناب نواب لطیف یار جنگ بہادر ناظم آبکاری بوجہ علیحدگی بر وظیفہ حُسن خدمت وخیر مقدم ترقی عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم بر خدمت نظامت آبکاری ملک سرکار عالی پیشکش۔ احمد عبدالرحیم ہلال ملازم آبکاری

اک دل ہے دو رنگی کی یہان جلوہ گری ہے
حسرت بھی ہے کچھ اور مسرت بھی بہری ہے

دہڑکن بھی ہے۔ الجھن بھی ہے۔ اک ساتہ خوشی ہے
جو غور سے ثابت ہوئی وہ بات یہی ہے

ہے رنج جدائی کا۔ ترقی کی خوشی ہے
آنکہوںمین جو پانی ہے تو ہونٹوں پہ ہنسی ہے

وہ افسر دیرینہ جدا ہوتا ہے ہم سے
وہ خُلق کا گنجینہ جدا ہوتا ہے ہم سے

وہ سینۂ بے کینہ جدا ہوتا ہے ہم سے
راحت دہ دیرینہ جدا ہوتا ہے ہم سے

جو منبع الطاف۔ وعنایات۔ وکرم تھا۔
درمانِ دل بیکس۔ ودار وئے الم تھا

کیا کیا نہ ملا ہے ہمین اس دستِ کرم سے
کیا کیا نہین پایا۔ قلم فیض رقم سے

محفوظ تھے۔ مامون تھے۔ ہم رنج والم سے
اِس طور کے انسان ہی اس دور مین کم تھے

جو ڈوبتے تھے ناؤ لگائے وہ کنارے

بگڑوں کو بنایا گیا ناظم نے ہمارے

ماتحت سے برتاؤ ہمیشہ کا تھا ایسا
مانباپ کا بچوں سے رہا کرتا ہے جیسا

بگڑے کوئی۔ مچلے کوئی۔ پروا نہیں اصلا
غصہ میں کبھی ان کو تو آتے نہیں دیکھا

حاکم تھے یہ محکوم سے بڑھکر متحمل

ہے سینہ بے کینہ میں معصوم صفت دل

دنیا میں جو کچھ منزلت و شان ہے انکی
عقبیٰ میں فزوں اس سے سرافرازیاں ہونگی

پائینگے صلہ اس کا یہاں اور وہاں بھی
نیکی کبھی خالی نہیں جاتی ہے کسی کی

جس جا کہ رہیں مطمئن و شاد رہیں یہ

اندوہ۔ و غم و رنج سے آزاد رہیں یہ

از فضل حق و لطف شہ خلق مجسم
صد شکر کہ ناظم شدی اے نائب ناظم

واللہ توئی نعم البدل۔ از بہر ملازم
بے شبہ کہ این جائے بود بہر تو لازم

این عہدۂ ذیشان مبارک بتو بادا

قرب شہ عثمان مبارک بتو بادا

حق جلوۂ خورشید نمود است باقبال
ظلمت کدۂ بخت سیہ بخت بہ اقبال

تابان شدہ ہر ذرہ رسید است بہ اجلال
قربان جلالت۔ دل ماتحت و عمال۔

اے آمدنت باعث درمان غم ما

خوش آمدی خوش آمدی۔ دارا۔ و جم ما

ہر چشم کہ این چہرۂ زیبائے ترا دید
قربان شدہ جام مئے امید خورشید

بدست شدہ زیر قدمہائے تو غلطید
بردے نگہ لطف مکن غیرت ناہید

اے ابر کرم۔ مہر تو۔ مطلوب چمن را
از بدعت مئے پاک کن این ملک و کن را

از ذہن رسا و مدد فکرت نادر
پتر دل بساز۔ از گل مہوہ۔ تو ئی قادر

این کار نہ از بہر تو۔ دشوار بظاہر
اے ہستی ذی مقدرت۔ اے افسر ماہر

یورپ کشدا از زیر زمین۔ مصرف موتر
تو جمع کن از برگ و شجر۔ این زر و جوہر

از برش تیغ دو دم سینہ ہی دتاری
بسمل شدہ جمہور۔ درین بزم خماری

تا کئے سر بازار رود منتظر خواری
از بہر دو شکر ساز۔ اگر نیک شماری

بر خیز و منشائے گورمنٹ روان کن
نام است محمد تقی۔ پس تقوی عیان کن

ہشدار ہلال آمدہ آن ناظم عادل
بر آمدنش باد فدا۔ جان۔ و تن۔ و دل

از بخت رسا آمدہ این حاکم باذل
از بہر ترقی۔ مکن۔ اندیشۂ باطل

از آمدنت رفت ز دل۔ رنج و غم دہم
ناظم شدی اے پاک ادا۔ سال بگفتم

۱۳۴۵ھ

تقریر منجانب مسٹر گنیش پرشاد منتظم محکمہ نظامت آبکاری مشتمل بر حالات ذاتی و نمایان خدمات سرکاری نواب لطیف یار جنگ بہادر

معزز حاضرین جلسہ۔ عہدہ داران و عملہ آبکاری کے لئے یہ پہلا موقع ہے کہ اپنے پہلے افسر کو رخصت کرنے اور اونکے حقیقی اور سچے جانشین کا خیر مقدم کرنیکے لئے جمع ہوئے ہین۔

یون تو جملہ حاضرین جلسہ اور حیدر آباد کی پبلک ان ہر دو ہستیون سے بخوبی واقف ہے اور اونکے کارنمایان مثل آفتاب کے درخشان ہین۔ تاہم انکے خدمات اخلاق۔ دیانت۔ شرافت اور ماتحت نوازی کا اظہار اگر ہماری جانب سے نکیا جاوے تو کفران نعمت ہے اسلئے مختصراً ہر دو ممدوح کے حالات بیان کرنا ضروری ہے

نواب لطیف یار جنگ بہادر اوایل عمر مین اپنے والد مولوی محمد عبدالستار خان صاحب مرحوم کے ساتھ جو پہلے سے مقیم حیدر آباد تھے آئے تھے اور بغرض تکمیل تعلیم مدرسہ دار العلوم مین بعطائے وظیفہ تعلیمی شریک ہوئے۔ مدرسہ دار العلوم اوس زمانہ مین یونیورسٹی کا کام انجام دیتا تھا۔ منشی اور فارغ التعلیم کی ڈگریان اس مدرسہ سے دیجاتی تھین۔ آپ نے تعلیم المعلمین کی آخری ڈگری اسی مدرسہ سے حاصل کی۔ بعد فراغ تعلیم آپ کا ابتدائی تقرر نواب سالار جنگ بہادر اول نے دفتر صدر محاسبی مین فرمایا۔ تقریباً ۹ سال تک آپنے دفتر صدر محاسبی مین کام کیا۔ اور اپنی لیاقت اور دیانت کی وجہ سے ترقی پاتے رہے۔ اسکے بعد آپکی ترقی معتمدی مالگزاری مین ہوئی۔ اور

صیغہ راز اور صیغہ تقدیات کے علاوہ آپ معتمد وقت کی پیشی اور پیشگاہ سرکار مین درمیانی واسطہ کار کی حیثیت سے اپنا متعلقہ کام انجام دیتے رہے اسکے علاوہ دفتر مالگزاری کی اصلاح کا کام بھی آپکے تفویض ہوا تہا جسکو آپنے باحسن الوجوہ انجام دیا۔

سرکاری فرایض کے علاوہ آپنے امتحان عہدہ داران مال بدرجہ اعلیٰ اور وکالت درجہ اول کا امتحان بھی کامیاب کیا۔ اسکے بعد آپکو خدمت تحصیلداری پر ترقی دیگئی۔ اور آپکی تعیناتی تعلقہ کلبگور پر ہوئی۔ سمت تلنگانہ مین تعلقہ کلبگور پہلا تعلقہ تہا۔ جہان بندوبست ہوا تہا اور بندوبست کی رو سے اس تعلقہ کی جمعبندی ہونی تہی۔ تین تحصیلدار پے درپے اس تعلقہ پر مامور ہوئے کہ عمل بندوبست کے لحاظ سے اس تعلقہ کی جمعبندی کرین مگر ان کو ناکامیابی ہوئی۔ اور مجبوراً انکے تبادلے ہوتے گئے۔ نواب لطیف یار جنگ بہادر چوتہے تحصیلدار تہے جو اس کام پر مامور ہوئے تہے۔ آپکے سامنے بھی اہل عملہ نے بندوبست کے ناقابل عمل فقرات کو پیش کرکے مثل اونکے پیشرون کے سراسیمہ کرنے کی فکر کی۔ مگر آپ نے قواعد بندوبست کو اچھی طرح سے سمجھکر وہ کل معمے حل کردیے اور تعلقہ کلبگور کی پہلی جمعبندی باصول بندوبست ختم کردی اول تعلقدار صاحب وقت اور مولوی سید سراج الحسن صاحب المخاطب نواب امیر یار جنگ بہادر صوبہ دار وقت کی عمدہ رپورٹ پر آپکے اس کام پر محکمہ سرکار سے اظہار خوشنودی فرمایا گیا اور مسٹر ڈنلاپ معتمد وقت نے خاص طور پر آپکے عمل جمعبندی اور نشست انتظامات بندوبست جدید پر بیحد خوش ہوئے۔ اور یہی پہلا موقع تہا کہ مسٹر ڈنلاپ کو آپکی لیاقت

اور کارگذاری سے واقف ہونیکا اتفاق ہوا۔ آپکے غیر معمولی کاموں کو جانچنے اور دیکھنے کا موقع نواب عزیز جنگ بہادر کو بھی جو اوسوقت مددگار مالگزاری تھے ملا تھا۔ اس لیے جب نواب صاحب موصوف بزمانہ مدار المہامی نواب وقار الامرا بہادر پائیگاہ وقار الامرا مین منتقل ہوئے تو نواب لطیف یار جنگ بہادر کو بھی اپنی مددگاری کے لیے منتخب فرمایا جہاں آپ علاوہ مددگاری معتمد کے صدر تعلقداری اور رکنیت عدالت محکمہ مجلس اصلاح تین خدمات کا گرانبار کام انجام دیتے تھے۔ آپ نے اپنے زمانہ تعلقداری مین تعلقات تھنورہ۔ وقار آباد اور نارائن کھیڑہ کا تفصیلی دورہ کیا اور ہر تعلقہ کی توفیر آمدنی کے وسائل بہم پہونچائے۔ پائیگاہ کے اکثر مواضعات کا رقبہ بہت کم تھا اور رعایا پائیگاہ کو بنجرائی کے لیے زمینات کی قلت تھی۔ آپ نے سرکار عالی کے ملحقہ مواضعات کی زمینات کا پٹہ بجانب پائیگاہ حاصل کر کے رعایا کی ضروریات کو پورا کیا۔ آبپاشی کے ذرایع درست کرائے اور جدید قواعد بندوبست کا عمل اِن تعلقات مین جاری کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اِن تعلقات کی آمدنی ان اصلاحات اور انتظام کی وجہ سے تقریبًا پچاس فیصدی بڑھگئی۔ آپکا جمایا ہوا انتظام آجتک باقی و برقرار ہے۔ تعلقہ نارائن کھیڑہ مین ڈاکہ کی وارداتین زیادہ ہوتی تہین۔ اہل افغان جو وہان رہتے تھے وہی اسکے بانی تھے۔ آپنے وہان رہکر اسکا انسداد کیا اور کئی بدمعاشون کو سخت سزائین دین جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس تعلقہ مین امن قایم ہو گیا۔ بہرحال خوش نظمی اصلاحات جدیدہ ومرمت ذرایع آبپاشی کی وجہ سے آپکے زمانہ تعلقداری مین آمدنی پائیگاہ مین بیحد اضافہ ہو گیا۔ جب نواب

سر وقار الامرا بہادر خدمت مدار المہامی سے مستعفی ہوئے اور سرکار عالی سے مستعار لئے ہوئے عہدہ دارون کو واپس کردیا تو آپ پہر سررشتہ مال مین عود کر گئے اور مسٹر ڈنلاپ کی ماتحتی مین تشریف لائے جنکو پہلے ہی سے آپکی لیاقت و کارگذاری کا علم تہا۔ جب آپکی واپسی اور نمایان خدمات کا ذکر آیا تو مسٹر موصوف کی یاد تازہ ہوگئی کہ یہی عبد اللطیف خانصاحب ہین جنہون نے تعلقہ کلبگور کی پہلی جمعبندی ختم کی تہی تو آپ کے متعلق مسٹر موصوف نے نہایت عمدہ خیالات کا اظہار کیا یہی وجہ تہی کہ علاقہ دیوانی مین واپس ہونیکے بعد گو آپ کو اپنی مستقل خدمت تحصیلداری پر جانا چاہیئے تہا مگر اوس زمانہ مین نواب سلطان نواز خان فیاض علیخان صاحب تعہددار آبکاری کے معاملات پر بوجہ بقایا سرکاری نگرانی ہو رہی تہی۔ اسلئے جب انتخاب مسٹر ڈنلاپ نواب مقتدر الدولہ بہادر و راجہ مرلیدہر صاحب ارکین مجلس مالگذاری منظوری عالیجناب مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت مدار المہام وقت تین تحصیلدارونکا تقرر بحیثیت اسپشل سوم تعلقدار چار اضلاع پر عمل مین آیا۔

ضلع میدک نواب لطیف یار جنگ بہادر کے سپرد کیا گیا۔ اضلاع محبوب نگر، گلبرگہ شریف۔ ننگنور، رائچور وکیل پر دوسرے اصحاب مامور ہوئے اور ان اضلاع کی آمدنی آبکاری سرکاری نگرانی مین وصول ہوکر داخل سرکار ہونے لگی۔

ان جملہ اضلاع مین ضلع میدک کا ہی کام قابل اطمینان طریقہ پر انجام پایا۔ ضلع میدک کی آمدنی سے نہ صرف ضلع میدک ہی کا بقایا ادا ہوا۔ بلکہ دوسرے اضلاع کے بقایا مین بھی تقریباً دو لاکھ روپیہ ضلع میدک سے ادا کیے گئے۔

جب نواب مرزا فیاض علیخان صاحب کی مدت مستاجری ختم ہو چکی تو دوسرے اضلاع تو تہد پر اٹہادے گئے مگر ضلع میدک کا امانی انتظام منجانب سرکار نواب لطیف یار جنگ بہادر نے فرمایا۔ مسٹر ڈنلاپ کو آپکے کاموں پر بہروسہ تہا۔ جب ضلع میدک کا امانی انتظام کر کے آپنے تخمہ جات بغرض منظوری پیش کئے تو مسٹر ڈنلاپ کو حیرت ہو گئی المضاعف رقم پر انتظام ہوا تہا۔ مسٹر ڈنلاپ نے امانی انتظام کی منظوری دینے سے قبل عہدہ داران مال سے اسکے متعلق مشورہ کیا مگر عہدہ داران مال نے انتظام امانی کے خلاف مشورہ دیا اور یہ ظاہر کیا کہ اسقدر کثیر رقم پر جو معاملات دے گئے ہین وہ ہرگز چل نہ سکینگے اور رقم باقی رہجائیگی اور گورنمنٹ کو پہر لقایا کے مشکلات مین مبتلا ہونا پڑیگا۔ مگر مسٹر ڈنلاپ کو نواب لطیف جنگ یار پر پورا بہروسہ تہا اور باوجود مخالفت عہدہ داران مال انہون نے انتظام امانی کی منظوری پیشگاہ سرکار سے حاصل کرلی۔

ایک سال کے بعد ضلع میدک کی وصولباقی آبکاری مصدقہ ضلع جب مسٹر ڈنلاپکے ملاحظہ مین پیش ہوئی جس مین کچھ بائیون کا لقایا تہا۔ تو مسٹر ڈنلاپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور وہ بالاعلان نواب لطیف یار جنگ بہادر کی تعریف کرنے لگے اور اوسی تاریخ سے نواب لطیف یار جنگ بہادر پر پورا اعتماد ہو گیا۔ اور صاف ظاہر کردیا کہ آبکاری کی اصلاحات مین مدد دینے کیلئے مجہے جیسے شخص کی ضرورت تہی وہ ملگیا۔ چنانچہ فوراً انہون نے آئیندہ اصلاحات کا خاکہ بمشورہ نواب لطیف یار جنگ بہادر تیار کرلیا اور اوسکو عملی جامہ پنہانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

سنہ ۱۳۱۴ فصلی مین جس وقت کہ یہ خاکہ تیار ہوا تہا آبکاری کی آمدنی (........) تہی۔ اصلاحات جو پیش نظر تہے انمین اہم کام۔ مسدودی پاٹ بہٹیات۔ تعمیر و تیاری ڈسٹلری بیرون حلقہ۔ منتقلی موروثی بہٹیات بلدہ در حلقہ۔ انسداد رقابت۔ منتقلی معاملات شراب۔ افیون و گانجہ۔ جاگیرات۔ تشخیص معاوضہ جاگیرات۔ منتقلی معاملات صرفخاص و پائیگاہ۔ قرارداد محصول مسکرات و اجرائی منیم گیار نئی سسٹم و تعین نرخ تہوک و چلر فروشی کا تہا۔

اسکی تعمیل مین سب سے اول ضلع اطراف بلدہ کی آبکاری علاقہ دیوانی مین باتباع حکم خداوندی منتقل ہوئی اور یہ علاقہ بغرض انتظام نواب لطیف یار جنگ بہادر کے تفویض ہوا۔ اسکے بعد گانجہ کا جدید انتظام آپکے تفویض ہوا۔ گانجہ جو مثل بہاجی ترکاری کے ملک مین پیدا ہوتا تہا۔ اوسکے کاشت کی ممانعت کی گئی اور گانجہ پر محصول قایم ہوا۔ اور سرکاری نگرانی مین گانجہ محدود رقبہ مین کاشت ہونے لگا۔ یہ جملہ انتظامات نواب لطیف یار جنگ بہادر نے بطور ابتدائی فرمائے۔ اسکے بعد سکندرآباد و بلارم کنٹونمنٹ کا انتظام آپکے تفویض ہوا۔ آپنے موضع بموضع دورہ کرکے حلقہ سکندرآباد کے موجودہ رقبہ کو دس میل تک وسعت دی اور جو رقابتی مواضعات تہے اوسمین شامل کئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آمدنی کنٹونمنٹ مین خاطر خواہ ترقی ہونے لگی جو رقابت کی وجہ سے بند تہی۔

الحاصل ۱۳۱۴ فصلی سے مسٹر ڈنلاپ کی ماتحتی مین اصلاحات و ترقیات آبکاری کا کام آپکے ہاتون آغاز ہوا۔ اور انہین کارگذاریون اور مفید نتایج کا اعتراف کرتے ہوئے مسٹر ڈنلاپ اور مسٹر گلانسی نے کمشنر آبکاری کا جدید عہدہ قایم کرنے اور اسپر آپ کے

تقرر کی سفارش فرمائی۔ جسکو بارگاہ خسروی سے شرف منظوری حاصل ہوا۔

باتحتی مسٹر ڈنلاپ جو کام ہوئے تھے اونکے علاوہ آپکے زمانہ نظامت مین جو اہم اصلاحات ہوئے ہین وہ مختصراً یہان بیان کئے جاتے ہین۔

(۱) انسداد خفیہ کشید شراب و خفیہ کاشت گانجہ اور معاملات آبکاری کی حفاظت کیلئے عملہ آبکاری کا تقرر اضلاع مین ہوا۔

(۲) آبکاری بلدہ کے حدود کی توسیع اور صیغہ سیندہی کی تنظیم کیگئی۔

(۳) جملہ اضلاع کے پاٹ بہٹیات کی مسدودی کی تکمیل کیگئی۔ اور شراب کی ناپولی قایم ہوگئی

(۴) ممالک محروسہ سرکار عالی کے کل مدک خانجات برخاست کردئے گئے اور افیون کا ٹھیکہ انتظام برخاست کرکے جدید طریقہ ایجنسی کا نافذ کیا گیا اور گودام سرکاری قایم کیا گیا۔

غیر اہم اور فرعی اصلاحات مثلاً کمی دوکانات و نگرانی حمل و نقل و درآمد برآمد اشیاء نشئی وغیرہ اس کثرت سے ہوئے ہین کہ اونکا بیان کرنا موجب طوالت ہے۔

بہرحال اشیاء نشئی کے استعمال مین کمی کرنے کے جسقدر تدابیر تہے وہ اختیار کئے گئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شراب۔ سیندہی۔ گانجہ اور افیون کا خرچ ممالک محروسہ سرکار عالی مین کم ہوگیا اور آمدنی بجائے [illegible] کے [illegible] سالانہ تک پہنچ گئی۔

یہی مقصد گورنمنٹ کا تھا جنکی تکمیل بتدریج آپکے زمانہ نظامت مین ہوئی ہے۔

آپکی محنت۔ لیاقت۔ دیانت۔ معاملہ فہمی۔ خوش نظمی و تجربہ کاری کی وجہ سے براحم خسروانہ (۴۰) ماہانہ الاونس بصلہ کارگذاری خاص علاوہ تنخواہ خدمت کے عطا فرمایا گیا۔

جیسا کہ مسٹر ڈنلاپ صدر ناظم مال کے سبکدوش ہونے پر سررشتۂ آبکاری کی باگ انہیں کے انتخاب پر اونکے شریک اور مشیر نواب لطیف یار جنگ بہادر کے ہاتون اعلیحضرت ظل سبحانی نے دی تہی۔ اسی طرح سے آقائے نامدار نے نواب لطیف یار جنگ بہادر کی جانشینی کیلیے اونکے نائب کا انتخاب فرمایا ہے جو صحیح معنون مین جانشینی کے قابل ہین۔

تبقریب وداع عالیجناب نواب لطیف یار جنگ بہادر ناظم آبکاری بوجہ علیحدگی برو ظیفہ حسن خدمت وخیر مقدم ترقی عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم برخدمت نظامت آبکاری ملک سرکار عالی

گذرانیدہ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب سابق مددگار محکمہ نظامت آبکاری

لخت دل ہے درد فرقت سے تپان — ساقیا ہے بادۂ احمر کہان
طیش مین ہو عیش کا سامان ضرور — یاد ہے نیرنگ دور آسمان
یہ بجا ہے رنگ بزم رنج وعیش — دے دمادم بہر کے جام ارغوان
فرط غم کا ہے اگر دل پر اثر — مژدۂ تازہ سے ہے دل شادمان
یعنے اک دیرینہ ناظم کو ہوا — حسن خدمت کا وظیفہ شایگان
اونکے نائب ہو گئے اونکی جگہ — مہربان وہ تھے تو یہ ہین قدردان
رحم اونکا دل نشین ان کا کرم — دکہہ مین وہ غمخوار تھے یہ مہربان
جو ہے ان دونونکا خیر اندیش ہے — تر زبان ہے وصف مین او رمدح خوان
نامور وہ تھے تو یہ ہین کامگار — قاف سے تا قاف مشہور زمان

گھر رہے آباد دائم خوش رہین	یا خدا ہوا نپہ فضلِ بیکران
گو دعا پر ہو چکا ختم سخن	پر نہ کچھہ افشا ہوا امر نہان
خیر مقدم کس کا ہے کسکی وداع	کون سی صنعت ہی کسکا ہی بیان
ہو شو کیون کہتے نہین ہو صاف صاف	صنعت توشیح مین ہے نام و نشان
مصرع اولی مین ہے اونکا خطاب	ہے جدائی جن کی ہم سب پر گران
مصرع ثانی کا حرف اولین	جان نشین کا نام کرتا ہے عیان

تقریر منجانب خاکسار سید شرف الدین انسپکٹر محکمہ نظامت آبکاری متضمن بر حقیقت اخلاق و حسن اخلاق جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر و جناب مولوی سید محمد تقی صاحب جسمین واقعات اور احادیث اور نصوص قرآنی سے استشہاد کیا گیا ہے

مین عالیجناب نواب لطیف یار جنگ بہادر کے اوصاف حمیدہ اور حسن اخلاق کی متعلق اور آپکے ممتاز جانشین مولوی سید محمد تقی صاحب کے حسن انتخاب کے متعلق مختصر طور پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہون لیکن قبل اسکے کہ ہر دو معززین کی شان مین زبان کشائی کیجائے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ انسان کو اپنے دور زندگی مین بلحاظ پستی و بلندی تہذیب نفس اور مکارم اخلاق کی تکمیل کیلیے کس قسم کے موانع سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور مکارم اخلاق سے کیا مراد ہے اور جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر نے اس دشوار گہاٹی کے عبور کرنے مین کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے یہ ظاہر ہے کہ بمقتضاء مشیت الٰہی انسان کی تین مختلف حالات ہوا کرتی ہین۔ کوئی محتاج اور مفلس۔ کوئی متوسط الحال۔ کوئی مرفہ الحال صاحب دولت صاحب حکومت اکثر متوسط الحال

کو ہوا و ہوس نفس کا اتنا خوف نہین ہوتا جتنا کہ اول الذکر او رآخر الذکر مبتلا خوف و خطر کرتا ہے۔ نص قرانی اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ سے ظاہر ہے کہ لہو لعب اور زیب و زینت اور ایک دوسرے کے مقابلہ مین تفاخر اور کثرت اموال اور کثرت اولاد کا نام دنیوی حیات ہے جب ایک محتاج اپنی ہی نوع انسانی کے ایک فرد کو جمیع لوازم حیات دنیوی سے بہرہ اندوز پاتا ہے تو خود بھی تابع ہوس ہو کر فقدان اسباب کا لحاظ کئے بغیر اس دنیوی معراج کے حاصل کرنیکی تمنا اور ناکام کوشش کرتا ہے اور ثبات نفس اور صبر و شکر اور مرکز قناعت سے متجاوز ہو کر جرایم شرعی و قانونی کا مرتکب ہو جاتا ہے اور اسطرح اضطراب اور آفات نفس مین مبتلا ہو کر موجب خذلان ہو جاتا ہے اور جب انسان ترفہ اور دولت سے بہرہ ور ہوتا ہے تو اوسکو ہر قدم پر لغزش اور تسلط نفس کا سخت خطرہ لگا رہتا ہے کیونکہ دولت کا مقتضا غرور ہے اور غرور عظمت نفس کی ایک شان اختصاصی ہے جو ضلالت اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ کے جانب رہنمائی کرتی ہے اور جب دولت کیساتھ حکومت بھی حاصل ہو تو انسان کا وجود خاص طور پر منبع قدرت اور مرجع خلق ہو جاتا ہے کیونکہ حکومت نام ہے ایک طاقت اعلیٰ کا جو ایک قوم اور گروہ کو اپنے دستور پر اکھٹے کر سکے اور جیسا کہ نص قرآنی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ سے (کیا خدا احکم الحاکمین نہین ہے)

ظاہر ہے خدائی طاقت کے بعد اولی الامر منکم بھی ایک ایسی طاقت ہے جسکے مقابلہ مین سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے اسلئے جب یہ دو قوتین نفس انسان مین جمع ہو جاتی ہین تو اعتدال اور انضباط نفس اور دماغی توازن بحال رکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور نفس انسان شکنجۂ اعتنا سے آزاد ہو کر امتیاز خیر و شر کی قوت سلب ہو جاتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان بتدریج مبتلاء شبہات ہوتا ہے اور شبہات سے

نکلکر مکروہات مین اور مکروہات سے نکلکر محرمات مین اور محرمات سے نکلکر کفر ان مین مبتلا ہو جاتا ہے غرض یہ منزل انسان کیلیئے دارالامتحان ہے اسلئے کہا گیا ہے کہ ے بادہ نوشیدن وہوشیار نشستن سہل ست گر بدولت برسی مست نگردی مردی ، اور جب انسان ان محسوسات باطلہ اور ہیجان نفس پر غالب آجاتا ہے تو بتقاضاء فطرت مصدر خیر ہو جاتا ہے کیونکہ انسان فطرتاً خیر محض ہے اور فطرۃ اللہ جیسا کہ فرمایا ہے لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ پاک ترین اور ناقابل تبدیل چیز ہے جسپر خدانے انسان کو پیدا کیا ہے ابین لحاظ جب انسان سیاق فطرت کے تابع ہوتا ہے تو بامداد عقل سلیم اپنی سرشت کے جانب رجوع کرتا ہے جسکی توضیح اسطرح پر کیگئی ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنے ہم نے انسان کو بہترین سرشت کا پیدا کیا ہے پس اس مقام مین آکر عرفان نفس حاصل ہوتا ہے اور غرور نفس سے آزاد ہو کر بلا تکلف افعال محمود صادر ہوتے ہین اور منبع اخلاق بنجاتا ہے جسکی وجہ سے انسان عین انسان اور انسان عین ہو جاتا ہے لیکن حقیقت اخلاق کیا ہے اسکی تعبیر عرف عام مین بہت
انسان کی آنکھ اور آنکھ کی پتلی
کمتر درجہ مین کیجاتی ہے حالانکہ یہ بہتر اجزا ایمان کے منجملہ کئی اجزا کی جامع ہے واضح ہو کہ اخلاق کی دو قسم ہین ایک خلقی دوسری اکتسابی۔ خلقی وہ ہے جو بدون کسب محض باقتضاء ذات و ترکیب انسانی پیدا ہون اور اکتسابی وہ ہے جو طلب تعلیم اور صحبت سے حاصل ہون۔ قسم اول فضیلت خاص اور خیر محض ہے اور قسم دوم مختلط ہے جو زوال اور اختلال سے خالی نہین اور پھر خلقی کی تین قسم ہین متماثل جیسے عفو و رحم متقابل جیسے عفو و انتقام متضاد جیسے حلم و غضب جو متماثل ہین وہ عین محاسن ہین اور جو متقابل ہین وہ عظمت انسانی اور قوت بشری کے بحال رکھنے کیلئے لازمی ہین اور جو متضاد ہین وہ غلط استعمال کی وجہ سے محاسن کے ضد ضرور ہین لیکن اونکا موضع صدور معصیت

نہین ہے بلکہ اوامر کا اہتمام اور نواہی کا انتظام اور اندفاع آلام وابستہ ہے انسان کی خاص فضیلت
یہ ہے کہ صلاحیت معصیت معدوم نہو شہوات نفس سے تعلق بحال رہے اور تمام حوایج بشری بدستور
باقی رہین لیکن بہ قوت ثبات عقل سلیم اور معرفت کو ہوار نفس پر غالب کہے اور مرکز اعتدال سے
نہ ہٹے اسی اصول پر اخلاق کی تعریف یہ کیگئی ہے کہ اخلاق نام ہے اوس اندرونی حالت کا جو ہر امر کردہ
وغیر کردہ کے مقابلہ مین عقل سلیم اور وقار نفس کے جانب رہبری کرے اور دوسری تعریف یہ ہے کہ
خلق کسبی ہو یا خلقی ایک ملکہ ہے جس سے افعال محمودہ صادر ہون اور تکلف کی ضرورت نہو علی ہذا
خلق عظیم نام ہے توسط اور اعتدال حقیقی کا ان تمام صفات مین جو اقتضاءً انسان مین پیدا کی گئی
ہین اور ان افعال مین جو اکتساباً حاصل کئے جائین. جناب صدیقہ رضؓ سے بحوالہ نص قرآنی
اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (تحقیق کہ تم خلق عظیم پر پیدا کیے گئے) جو ذات دو عالمؐ کی شان مین نازل ہوئی ہے یہ پوچھا گیا کہ اس آیتہ
مین آپکی خلق عظیم سے کیا مراد ہے آپ جواب دین کہ خلق آپکا قرآن تھا. یعنے حقایق قرآنی
اور حقیقت اخلاق محمدی کا حاصل ایک ہی ہے چنانچہ آپنے ارشاد فرمایا کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ (مین مبعوث ہوا تاکہ)
مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ (مکارم اخلاق پورے کروں) بقول حضرت سہل تستری کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ جفاء خلق کا متحمل ہو
اور انتقام ترک کرے اور ظالم کے لئے استغفار اور اوسپر شفقت کرے.

پس حقایق تہذیب نفس و مکارم اخلاق کی اس مختصر تشریح کے بعد یہ بتانا مقصود ہے کہ
خدا نے عالیجناب نواب لطیف یار جنگ بہادر کے خوش لیاقت خوش اقبال اولاد سعید عطا کئے
اور الله وظل الله نے دولت حکومت اور عزت خطاب سے سرفراز فرمایا. با این ہمہ متاع غرور آپنے
جس کسر نفسی اور خلقی اخلاق کا ثبوت دیا اور السنۃ الخلق اقلام الحق نے جن اوصاف سے

یاد فرمایا۔ اونکی مختصر تفصیل یہ ہے۔ منکسر۔ منبع جود وسخا۔ سرچشمہ رحم وکرم۔ حاجت روا عفو پسند۔ قادر الغضب سراپا حلم۔ گنجینۂ اغماض تارک الانتقام۔ خندہ رو خوش طبع خوش کلام۔ حاکم القلم قادر الکلام۔ واضح ہو کہ جناب عالی کے یہ اوصاف اس قابل نہین ہین کہ صرف ضبط الفاظ کی حد تک ہی محدود رکھے جائین بلکہ بہ تطابق واقعات اس کا ثبوت پیش کرنا زیادہ مناسب ہوگا تاکہ معزز سامعین خود موازنہ فرمائین کہ جناب موصوف کے مبینہ اخلاق مبالغہ سے خالی ہین یا بالکلیہ حقیقت پر مبنی ہین۔

(۱) باوجود قدرت اور عزت و تمکنت کے آپ ہمیشہ انکسار اور سادگی پسند رہے خورش اور پوشش ہین تک وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (خدا کی نعمت کا اظہار کرو) اور لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ (تقوی کا لباس بہتر ہے) کے مصداق رہے غرض جمیع حوائج نفس کی حد تک وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (مین تکلف کرنیوالون سے نہین ہون) سے تجاوز کرنا موجب استعاش تصور فرماتے رہے۔

(۲) آپکی جود وسخا کا یہ حال ہے کہ متعدد غربا ہمیشہ سیر چشمی کے ساتھ مستفیض ہوتے رہے لیکن اسقدر اخفا کے ساتھ کہ غالباً اہل بیت تک بے خبر ہین بجز چند بیرونی افراد کے جنکو اتفاقاً اسکا علم ہوسکا ہے آپ خفیہ خیرات مین اسقدر اہتمام جو فرماتے ہین اوسکا مقصد صرف یہ ہے کہ وعید ربانی يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ (دکھانے کیلئے اپنا مال خرچ کرتا ہے) سے محفوظ رہین علی ہذا ایسے شرفا کی تعظیم کا بھی اسقدر خیال فرماتے ہین کہ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ (انسان کیلئے اسقدر برائی کافی ہے کہ اپنے بھائی کی تحقیر کرے) آپکا طرۂ امتیاز اور وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (اپنے بازو مسلمانون کیلئے بچھادے) آپ کی فضیلت خاص ہے۔

(۳) آپکے رحم وکرم کا یہ حال رہا کہ ہر متوفی ملازم کے اخلاف کو بلا توسل بطریق التزام

بلحاظ لیاقت ملازمت سے سرفراز فرمایا ایک اہلکار صاحب اعزاز نکا بڑا لڑکا ایک ہی روز قضا کر گئے جسکی اطلاع ملنے پر اطلاع دہندہ سے آپنے بعد دریافت ارشاد فرمایا کہ میرے جانب سے بیوہ مرحوم کہدو کہ وہ تو مر گئے لیکن اونکی ملازمت ہنوز زندہ ہے اور تمہارے گہر مین ہے چنانچہ دوسرا لڑکا خدمت عالی مین پیش کیا گیا اور آپنے خدمت پدری سے سرفراز فرمایا۔ علی ہذا آپ نے کبہی یہ بہی گوارا نہین فرمایا۔ کہ کسی ملازم کو وظیفہ پر سبکدوش کیا جاوے تاوقتیکہ خود اوسکی مجبوریون سے درخواست ہنو ایسی صورتون مین بہی آپنے وظیفہ یابندگان کے اخلاف کو محروم نہین فرمایا چنانچہ ایک صاحب وظیفہ پر علحدہ ہوئے اونکے لڑکے کو مامور کرکے عہدہ دار متعلقہ کے پاس روانہ فرمایا انہون نے بجاے تعمیل کے اعتراض کے ساتہہ واپس کردیا۔ اوسکے جواب مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ ہر صاحب اولاد کو وظیفہ کی منزل درپیش ہے۔ مین آپکی خدمت مین سفارش کرتا ہونکہ براہ کرم انہین مامور فرمالیا جاے ایک غیر مقتدر عہدہ دار کے مقابلہ مین اس انکسار کیساتہہ جواب دینا کمال حلم اور وقار نفس کی دلیل ہے۔ چند خدمات مشروط الضمانت قرار دی گئین جب قواعد ضمانت مرتب کرکے پیش کئے گئے تو بعد ملاحظہ دستخط فرمادی لیکن یہ ارشاد فرمایا کہ گو مین نے دستخط کردی ہے لیکن تاحکم ثانی نافذ نہ کئے جاوین زمانہ قحط و گرانی کا ہے اگر یہ نافذ ہوجاوینگے تو جائدادین خالی ہوجائینگی غربا پریشان ہونگے چنانچہ ڈیڑہ سال بعد چند مجبوریون کی وجہ سے نفاذ قواعد کا حکم صادر فرمایا گیا با این ہمہ علو مرتبت تعطل و برطرفی تو خیر تاریخ وظیفہ تک کسی ملازم کے حق مین ایک پائی جرمانہ تک نہین فرمایا گیا مین ملازمین سررشتہ سے تصدیق چاہتا ہون کہ یہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ (صدا) غریب ملازمین کے حق مین اس قسم کی ہمدردی کمال رحم و کرم کی دلیل

اس خصوص مین آپنے ہر وقت اس امر کو ملحوظ رکھا کہ مَنْ لَایَرْحَمِ النَّاسَ لَایَرْحَمْہُ اللہُ۔
جو لوگون پر رحم نہین کرتا اللہ اوسپر رحم نہین کرتا

(۴) آپکی حاجت روائی اور عفو پسندی بھی بے مثال رہی ہے سرشتہ متعلقہ مین بشمول ملازمین درجہ ادنیٰ پندرہ سو سے زاید ملازم ہین جن مین مختلف طبایع اور مختلف حیثیت کے افراد موجود ہین اور ہر شخص اس سے واقف ہے کہ آپ اپنے فرایض اپنے اصول اور علیٰ ہذا قانون و ضابطہ کے سخت پابند رہے کبھی بیجا رعایات جایز نہین سمجھی گیئن اور جو حکم صادر فرمایا اوسکی عدم تنسیخ اور تعمیل لازم ہو جاتی تھی باین ہمہ ہر شخص عام ازینکہ اوسکا دامن افعال ناجایز کی آلایش سے پاک ہو یا ناپاک اس پختہ اعتقاد کیساتھ خدمت مین حاضر ہوتا تھا کہ وہ اجلاس والا سے فیضیاب ہوکر واپس ہوگا۔

پس جبکے متعلق عام قلوب اس پختہ اعتقاد اور اعتماد سے پُر ہون اوسکی فضیلت کی تصدیق کے لئے یہ کافی ہے کہ خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجیٰ خَیْرُہٗ وَ یُؤْمَنُ شَرُّہٗ۔
تم مین نیک ترین وہ ہے کہ لوگ اوسکی بھلائی سے امید رکھین اور بدی سے امن مین رہین۔

(۵) آپ قادر الغضب ایسے ہین کہ حرفاً حرفاً اس حدیث کے مصداق ہین۔ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَۃِ
لوگون کا پچھاڑ نیوالا پہلوان
اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ ایک روز کا واقعہ ہے کہ ایک صاحب جو
نہین ہے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کا مالک ہو۔
امیدوار تھے تشریف لائے اور کہا کہ مین اتنے دن سے سلام کے لئے حاضر ہوتا ہون آپ کچھ خیال نہین فرماتے ہین آپنے ارشاد فرمایا کہ خدا سے دعا کرو۔ امیدوار جواب یا کہ تم کو بھی خدا کے پاس منہ دکھانا ہے آپنے فرمایا کہ خدا کے پاس بھی مین تم سے آگے بڑھ جاونگا امیدوار تجاوز الادب جواب یا اسکے جواب مین آپنے ہنسکر فرمایا کہ اچھا بھائی جاو دفتر مین آنا کام کرنے دو۔ جب امیدوار ہٹ گیا تو آپ اہلکار پیشی کو نصیحت فرماتے ہین کہ ہم کو خدا نے یہ کرسی اسلئے دی کہ

تعریف سنین اور مذمت بھی سنین تاکہ نفس متنبہ ہو جائے تم جوان عمر ہو غصہ آجاتا ہے لیکن عقل سلیم سے کام لینا چاہیئے ایسی صورتوں میں آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ ع با نفس اگر برآئی دانم کہ شاطری
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوا عَنْهُ آپ کی فضیلت خاص ہے۔
جب لغویات سنتے ہیں تو اوس سے اعراض کرتے ہیں۔

(۶) آپکی چشم پوشی اور ترک انتقام پر اسقدر اعتماد تھا کہ لوگ آپ پر دلیر ہو چکے تھے اور ع کرمہائے تو مارا کرد گستاخ کے درجہ پر پہنچ چکے تھے جس سے آپکو روحانی تکلیف ہوا کرتی تھی بعض وقت آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا۔ اگر مردی احسن الی من اسا۔ پس ہمیشہ یہی خیال رہا کہ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ آپکا مرتبہ خاص ہے۔
جو شخص عفو کیا اور صلح کیا اوس کا اجر اللہ پر ہے

(۷) آپ ہر شخص سے حتی کہ ماتحتین سے بھی ہمیشہ خوش کلامی اور خوش طبعی اور خندہ روئی سے پیش آتے رہے کبھی کسی نے آپکو چین بہ جبین نہیں دیکھا تھوڑی دیر میں ایک مشتعل کو ہنسا دینا اور ایک حجتی کو ساکت کر دینا آپکی خوش کلامی اور قوت تفہیم کا خاص حصہ تھا۔ علاوہ اوقات دفتر کے دوسرے اوقات اور تعطیلات میں بھی کام ہوا کرتا تھا لیکن کبھی کسی نے تکلیف اور محنت محسوس نہیں کی تکمیل کار کے ساتھ ساتھ کبھی نصیحت آمیز خوش کلامی اور کبھی خوش اخلاقی غرض ایک خیر و برکت کی محفل رہا کرتی تھی۔ دوسرے کو مرعوب رکھنے کیلئے قلت کلام اور انقباض طبع ضروری سمجھا جاتا ہے مگر باوجود خوش اخلاقی اور خوش طبعی کے بدرعبی کا شائبہ تک نہیں پایا گیا کبھی کسی ماتحت کو گستاخی تو خیر بلند آواز سے گفتگو کرنیکی تک جرارت نہیں ہوتی تھی علاوہ افسری کے آپکی بزرگانہ و ناصحانہ تعظیم ماتحتین کے قلوب میں متمکن تھی اور آپکی خوش کلامی اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ پر مبنی رہی آپنے کسی ماتحت کے حق میں کبھی توہین آمیز
شیرین کلامی صدقہ ہے۔

لفظ تک استعمال نہین فرمایا۔

مختصر یہ کہ آپنے ولدہی اور جانفشانی اور بیدارمغزی اور دیانت سے فرایض سرکاری انجام دیا اور نمایان خدمات کی وجہ سے مورد عنایات ظل اللہ رہے اور اپنے اوصاف اور اخلاق حمیدہ سے جیسا کہ فرمایا ہے۔ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا عزیز خلق اللہ اور (تم مین محبوب تر میرے پاس وہ ہے جو ازروے اخلاق نیک ترین ہو) مطیع رسول اللہ رہے اور نص قرآنی فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کریگا۔) آپکا سرچشمہ ایمان رہا۔ باوجود ان تمام اوصاف کے ممکن ہے کہ بعض ناخوش رہنے والے بھی پائے جاینگے آپکے لئے یہ سخت مجبوریوں کا مقام تھا کیونکہ تقررات کی حدتک یکسانیت کے ساتھ ہر شخص کی خواہشات کی تکمیل قوت بشری سے باہر ہے ایسے امور تو ہرایک کی قسمت اور مشیت پر موقوف ہین برایں ہمہ ہرایک کا ضمیر اس سے آگاہ ہے کہ ہر شخص ایک سے لیکر کئی کئی احسانات سے زیربار اور مختلف مراعات سے سرفراز رہا ہے اگر مجبوراً و مصلحتاً کوئی ایک خواہش پوری نہو تو سابقہ احسانات کا بہول جانا کوئی انصاف کی بات نہین ہے اسکا کوئی جواب نہین بجز اسکے کہ مَا نَجَا اللّٰهُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا۔ مِنْ لِسَانِ الْوَرٰی فَكَيْفَ اَنَا (اللہ اور رسول خلق اللہ کی زبان سے نجات نہین پاتے تو ہم کیونکر نجات پا سکتے ہین۔) لیکن نور صداقت مٹ نہین سکتا اسلئے کہ اہل بصیرت و ظل اللہ نے جو قدر افزائی فرمائی ہے وہ ہم بہی خواہون کے فخر و مباہات کیلئے کافی ہے جب فخر حاصل ہو چکا ہے تو اب آپکو با خلق و عالم کا زینت۔ ہم دعاے خیر کرتے ہین کہ اعلیحضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ نے آپکو آرام کا موقع سرفراز فرمایا اور آپکی جانشینی کیلئے عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب جیسے منبع اوصاف کا انتخاب فرمایا آپکا وجود مفاد و اغراض سررشتہ کیلئے اوسی طرح موزون اور مناسب ثابت ہوا ہے جیسا کہ عالیجناب نواب لطیف یار جنگ کا آپکی مدت ملازمت تقریباً اٹہارہ سال کی ہے اور چار سال آپسے زیادہ مستفید و ملازمت جسے

روشن دماغ عہدہ دار کی ماتحتی کا موقع حاصل رہا ہے آپ حسب فرمان خسروی بغرض تعلیم
سررشتہ آبکاری مدراس بھیجے گئے اور بعد تکمیل تعلیم ابتدا آپ حلقہ نارائن گوڑہ مین متعین
فرمائے گئے اور بسلسلہ تنظیم جدید منتشر بھٹیات ایک ہی مقام محصور مین منتقل کرنے اور
ڈسٹلریز کی بنیاد قایم کرنے کا اہم کام آپکے تفویض کیا گیا جسمین آپنے اپنے کو ایسا اہل
ثابت کیا کہ اوسکے صلہ مین خدمت مددگاری سے مشرف ہوئے اور اوسکے بعد بسلسلہ
انتظام نظامت آپ خدمت تعلقداری سے سرفراز فرمائے گئے اور بزمانہ تعلقداری دو سال
آبکاری بلدہ اور حلقہ کا کام انجام دیا اور اوسکے بعد آبکاری میدک و اطراف بلدہ ورنگل
کے اہم انتظامات آپکے تفویض ہوئے جنمین آپکی مساعی جمیلہ سے آمدنی سرکاری مین لاکھون
روپیہ کا اضافہ ہوا اور ۱۳۳۱ف سے بحیثیت نائب ناظم بمعیت عالیجناب نواب لطیف یار جنگ
بہادر اپنی گرانبار خدمات انجام دین اسطرح آپ مفاد اور اغراض سررشتہ پر حاوی اور اصول
کار سے خوب واقف ہین کام مین مستعدی اور بروقت اجرائی کار کی پابندی اس یقین
اور کامل اعتماد کا موجب ہے کہ سررشتہ دور سابق کی طرح آیندہ بھی مردانہ وار مساعی اور
کامیابی کا جولانگاہ ثابت ہوگا. مختصر یہ کہ سررشتہ کے تفصیلی معلومات اور دیرینہ تجربہ کاری
کی وجہ سے بلحاظ اپنے انتخاب کے آپ جسطرح بہترین جانشین ہین. اوسی طرح آپ ماتحتین کے
حق مین بھی سایہ برکت و آیہ رحمت ہین. آپکی متعارفہ دیرینہ موانست موجب استمالت و
اطمینان قلوب ہے آپکا اسم گرامی لفظ تقی سے مزین ہے اور لفظ تقی اتقا سے مشتق ہے اور
اتقا کے معنے ہین دل کو پاک اور منزہ رکھنا پس جسطرح آپکا اسمی مادہ صدہا خوبیونکو پنہان

سکے ہوئے ہے اوسی طرح آپکا وجود سیکڑون خوبیونکی ودیعت پائے ہوئے ہے اگر معلومات کی وجہ سے آپ جانشین لطیف ہین تو حسن اخلاق کی وجہ سے بھی آپ اسوۂ لطیف ہین۔

ع صد شکر کہ بودیم میان دو کریم۔ ہم آپکی خدمت مین مبارکباد عرض کرتے ہین اور بحق اعلیحضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ وصاحبزادگان بلند اقبال دعاء درازی عمر و سلامتی اقبال سے رطب اللسان ہین اور لیل و نہار دست بدعا ہین کہ خداوند کریم مقاصد دینی و دنیوی مین کامیاب اور بامراد رکھے آمین۔

رباعی گذرانیدہ مولوی محمد عبد الصمد صاحب علم صیغہ دار محکمہ نظامت آبکاری متضمن بر اخلاق و وداع

با خلق پسندیدہ الطاف لطیفانہ	خوش افسر ما بودی با ہمت مردانہ
بودیم بہ تو مایل نواب لطیف ما	صد لطف بہ ما کردی اے افسر فرزانہ

رباعی ایضاً

عزت و تمکین کے ساتھ سادہ و ہر دلعزیز	افسر اعلی رہے آپ لطیف یار جنگ
خسرو ملک دکن قدر کرینگے آپ کی	پائینگے نعم البدل آپ لطیف یار جنگ

قطعہ در تہنیت ترقی ایضاً

بتاریخ مسعود و آوان نیک	شدہ سیدے صاحب اقتدار
محمد نقی افسر نیکنام	بشد ناظم ما بعز و وقار

قطعہ ایضاً

مستحق۔ موزون۔ مدبر مولوی سید نقی	افسر اعلی ہوئے قایم خدا کا شکر ہے
سلسلہ انصاف کی تنظیم کیا اچھی ہوئی	نائب ناظم ہوئے ناظم خدا کا شکر ہے

قصیدہ گذرانیدہ مولوی سید تہور حسین صاحب حکیم صیغہ دار محکمہ نظامت آبکاری مشتمل بر تہنیت و دعا

چرخ کرم پہ ساقیا چھا گیا فیض کا سحاب
بزم مین رند آ گئے دیر نہ کر پلا شراب

ساغر گل مین دے وہ مے نشہ ہو جسکا جانفزا
جس سے گلاب آب آب آئینہ جسکی آب و تاب

دے وہ مے دو آتشہ عقل سلیم جسکی جان
جس کا سرور دلنواز جسکے خمار مین صحاب

جسکو پئین تو عقل آئے جسکی ہو امزہ دکہائے
عیب کا میل جس سے دور جس سے قرین رہ صواب

نکہت گل ہو جسکی بو تو بہ شکن ہو جسکی خو
رنگ ہو جسکا آتشین لہر ہو جسکی برقتاب

دور ملال و طیش ہے آج وفور عیش ہے
بزم طرب ہے منعقد شاد ہین سارے شیخ و شاب

دور دولون سے فکر ہے شاہ دکن کا ذکر ہے
عدل و کرم کی داستان کہتے ہین سب آب و تاب

جو ہین جفاکش اور شریف پاس نمک کا جنکو ہو
ایسے ملازمین پر ہے کرم اونکا بے حساب

اونکے کرم کی اک مثال پاس نمک کی اک نظیر
عبد لطیف خان ہین بذل و عطا کے آفتاب

انکو جو پایا منتظم کر دیا ناظم جلیل
صیغہ آبکاری مین کہل گئی فیض کی کتاب

کام جو آگیا پسند آپکا پہر تو لطف سے
شہ نے لطیف یار جنگ انکو عطا کیا خطاب

یون ہی رہین عنایتین یونہی رہا کین شفقتین
کام جو اونکے بے نظیر اونکی عطا ہین لاجواب

کارگذاریون کے دن ضابطہ سے ہو گئے
پہر بہی اہی کا لطف نے کر کے دکہایا انتخاب

تہا نہ از روئے اتفاق بلکہ ہوا یہ چند بار
تہین جو ضرورتین اہم کام کیا کئے جناب

بڑہ گئین انکی زحمتین آیا جو شاہ کو خیال
اپنے کرم سے اور بہی یہ کیا لطف بے حساب

مان کے انکی خدمتین کر کے ثنائین کامونکی
انکو وظیفہ دیدیا گہٹ گئی زحمت جناب

انکی جگہ کا انتظام امر اہم تہا اسکے بعد
کام تہا ذمہ داری کا سخت تہا اسکا انتخاب

کون تہا اہل اب بہلا کون تہا لایق عطا
شاہ کی نگاہ کنہ بین تہی نہ عاجز حجاب

پا گیا عہدہ لطیف دست تقی ذی کرم
یہ بہی اہی کے مثل ہین فیض و عطا لطف انتساب

انکی نظیر وہ کریم اون کی مثال یہ فہیم
وہ ہین جو مہر جود و بذل یہ ہین کرم کے آفتاب

خوش رہین دونون اے حکیم شاد رہین شہ دکن — اُنپہ ہو سایۂ شہی یہ رہین انصفت اکتساب

قطعہ ایضاً

وحید عصر ہین عبد لطیف خانصاحب — صفات و ذات مین یکتائے دہر خوش کردار
صفات لایق توقیر ذات قابل قدر — بشر کے خلق حسن کے یہی تو ہین معیار
بلند حوصلہ روشن خیال عالی طبع — عقیل و ماہر فن نیک رائے تجربہ کار
یہ لطف دیکھو لطیف اسم بامسمیٰ ہے — اسی سبب سے تو الطاف ہے شعار و دثار
بڑھائی آبرو اس طرح آبکاری کی — کہ باغ کو کرے سرسبز جیسے ابر بہار
مزہ تو یہ ہے حکومت بہی کی تو حکمت سے — کہ حکم آپ کا محکوم پر نہین تھا بار
نہ کیون ہو طرز عمل انکا قابل تقلید — رہا اصول سیاست پہ جس کا دار و مدار
پڑا کسی پہ تو بس تازیانۂ اغماض — زیادہ اس سے خطا کی سزا نہ دی زنہار
مئے خطا سے اگر کوئی ہوگیا بیہوش — تو آب عفو کے چھینٹون سے کردیا ہوشیار
ہوے نہ مست کبہی یہ شراب دولت سے — ہوا انہین نہ کبہی نشۂ مئی پندار
معاملات کی گتھی کو اس طرح سلجھایئن — کہ جیسے شانۂ مشاطہ گیسوئے دلدار
ہوئی ہے آپ سے توفیر آبکاری مین — ہے دو کروڑ سے کچھ کم رقم کا اوسکے شمار
عوض بدی کے ہو نیکی یہ آپکی عادت — خطا کے بدلے عطا آپ کا قدیم شعار
کیے فرایض ادا ایسی حسن و خوبی سے — ہے ملک جسکا مقر اور معترف سرکار
تہا ان کے عہد حکومت مین مطمئن ہر شخص — ہوا نہ کوئی پریشان و مضطرب زنہار
تمام عہد حکومت ہوا یہ ہو تاریخ — ہنوتا ان کا اگر جانشین خوش کردار
وہ جانشین ہین محمد نقی عالی قدر — عقیل و ماہر فن لایق و امانت دار
مہ سمائے شرف مہر آسمان حشم — گل حدیقۂ عزت نہال باغ وقار
حلیم و نیک مزاج و متین کریم النفس — شفیق و قدر شناس و معین و کار گذار

ہے جنکے پیش نظر ملک کی ہوا خواہی — ہے جنکے دل مین نہان خیر خواہی سرکار
مدلل انکا ہر ایک فیصلہ ہر ایک تجویز — ہے راے انکی موجہ درست ہے گفتار
ہر ایک حکم مین قانون کی ہے پابندی — خلاف ضابطہ چلنا قلم کو ہے دشوار
وسیع تجربہ ہے اور کثیر معلومات — معاملات نظر مین ہین صاف آئینہ وار
نظامت آپ کو فرمان خسروی سے ملی — کہ حق رسید بحقدار دیکھو آخر کار
ہر اہلکار کو کیونکر نہ ہوے چشم عطا — کہ انکی ذات ہے مردم شناس واقف کار
دعا یہ کرتا ہون اب ختم اپنی نظم حکیم — کہ سامعین پہ طول سخن نہو کہین بار
رہین صحیح و سلامت یہ ناظم سابق — ہمیشہ انپہ رہے لطف ایزد غفار
رہین جہان مین آسودہ حال ناظم حال — دراز عمر ہو افزون ہو جاہ و عز و وقار
رہین یہ سایہ سلطان قدردان مین سدا — وہ ان سے خوش رہین اور ہو عطا انکا شعار
ہمیشہ مورد الطاف خسروی یہ رہین — ہمیشہ لطف شہی سے فزون ہو انکا وقار
وہ انکو چاہین خدا بادشاہ کو چاہے — یہ خوش رہین تو سدا شادمان رہین سرکار

قطعہ دعائیہ وداعی گذرانیدہ مولوی سید عشرت حسین صاحب عشرت صیغہ دار محکمہ تعلقداری آبکاری بلدہ

عبداللطیف خان بہادر بہ عز و جاہ — ناظم تھے آبکاری کے جو اس سے بیشتر
عہد اونکا ایک عہد تھا کیا زمانہ تھا — سررشتہ کا نہال ہوا خوب بارور
افسر نصیب ہوتے ہین ایسے بھلا کہان — ماتحتون پر جو اپنے رکھے مہر کی نظر
اچھے رہے یہ عہد حکومت مین نیکنام — عہدے کو اپنے خوب نبھایا بہ کر و فر
ہے الوداع اب یہ سبکدوش ہو گئے — رخصت ہم انکو کر رہے ہین اب بچشم تر
لیکر وظیفہ یہ خوش و خرم رہین مدام — ان پر عنایتین رہین سلطانکی بیشتر
عشرت دعا یہ کرتا ہے از لطف ہو بجن — ہر وقت خوش رکھے انہین خلاق بحر و بر

قطعہ ایضاً در تہنیت

ہوئے ناظم آبکاری ملک کے | محمد تقی صاحب نیکنام
جو ماتحتون کی آرزو برآئی | ہوا فضل و سلطنت خدائے انام
نہے وادرس واو گرداد وہ | کہ ہے عدل سے انکو ہر وقت کام
اُسے کردین پورا باحسن وجوہ | یہ حسن کام کی بات مین ہین تمام
جو چاہین اُسے کرکے پورا دکہائین | طبیعت مین ہے ان کی ایسا قیام
فضیلت کرے کیا بیان کوئی انکی | کمالات مین ہین یہہ ماہ تمام
شریف اور ہین خاندانی امیر | بہت ہی ہین والیہ عالی مقام
غریب اہل حاجت کے حاجت روا | شریف ان سے دل شاد اور شادکام
نظامت کا عہدہ مبارک انہین | رہین کامران یونہی ما لاکلام
دعا ہے یہ عترت کی اللہ سے | سلامت رہین تا بہ یوم القیام

قطعہ تاریخ ایضاً

اس سے پہلے نایب ناظم جو تھے | وہ نظامت پر ہوئے ہین قایم آج
مصرع تاریخ عترت نے کہا | آبکاری کے ہوئے ہین ناظم آج ۱۳۰۴

قصیدہ وداعی گذرانیدہ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب شمس صفحہ دار محکمہ تعلقداری آبکاری ملع

بیان کیا ہون ستمہائے چرخ ناہنجار | کہ ہو رہا ہے جدا ہم سے ایک نیکوکار
جناب مولوی عبد اللطیف خانصاحب | تھے ایسی پالیسی کے افسر خجستہ شعار
رعیت آپسے خوش تھی تو بادشاہ راضی | تھے ایسے سب کو پسندیدہ آپکے اطوار
سمجھنے والے ہی سمجھے تو آپ کو سمجھے | یہ حال آپ کا ہے دل بیار دوست بکار
بنا خزانۂ شاہی خزینۂ قارون | یہ آپ سے ہوئی توفیر آمد سرکار
دیانت اور وفا آپ کی یہ کہتی ہے | کہ ایسے عوج پہ رہتے ہین دیکہو ایماندار
سلوک آپکے دیکھے ہین ہم نے یہ اکثر | گلے لگاتے محب کو عدو کو کرتے پیار

مثل ہے ہوتی ہے نعمت کی قدر بعد زوال | کرینگے یاد دعا دیکے آپ کو ہر بار
وہ مہربانی وہ اخلاص وہ کرم وہ لطف | دلائینگے ہمین آآکے یاد لیل ونہار
وظیفہ آپکے پانیکی ہے خوشی کس کو | جدائی آپکی کرتی ہے سبکے دل کو فگار
دعا ہے شمس کی قایم رہے جہان جبتک | بسر ہون آپکے عیش وطرب مین لیل و نہار

قطعہ تاریخ وتہنیت ایضاً

نظامت کی کرسی کو تھا انتظار | نیابت پہ تھے جب محمد تقی
سیادت مین کامل سخاوت مین فرد | شرافت کے کوکب محمد تقی
عقیل و فہیم و لئیق و خلیق | ہین بے مثل یارب محمد تقی
امیرون کے دلدادہ سب عہدہ دار | غریبون کے مطلب محمد تقی
نثار شہ و خیر خواہ دکن | خدا کے مقرب محمد تقی
عطا جنگ و دولہ کے بھی ہون خطاب | الٰہی بنین سب محمد تقی
جو کی فکر سن شمس دل نے کہا | ترقی ہوئی اب محمد تقی

۱۳۲۶ ف

تقریر جوابی جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر دام اقبالہ

حضرات. میرے مخلص احبابنے اپنے دلی خلوص اور سچی محبت سے اسوقت آپ حضرات کے سامنے جو اخلاق اور صفات حمیدہ گنائے ہین وہ ایک بھی تو مین اپنے مین نہین پاتا ہون اس لئے حیران ہون کہ مجھ جیسے عاصی پر معاصی شخص مین یہ کہان سے پائے گئے. مین تو ایک ناچیز بلکہ مین کہتا ہون ہیچمرز اور بے مایہ ہون. من آنم کہ من دانم البتہ مین یہ سمجھتا ہون کہ یہ میرے مخلص احبابنے میرے لئے ان حالات اور صفات کی خلوص دل سے دعا مانگی ہے جس کے نسبت مین بھی حضرات حاضرین نیک سیرت سے آمین کی التجا کرتا ہون تاکہ بارگاہ ایزدی مین

مقبول ہوکر میرا ذریعہ نجات دارین بنجائین اور انکی دعا رخیر سے آئیندہ کچھ اخلاقی اور نفسی
اصلاح مثل آبکاری کی اصلاح کے ہوجاے اور عاقبت بخیر ہو البتہ کار ہاے آبکاری اور عہدہ ہاے
دیگر بعض سرکاری کے متعلق جو ۴۵ سال انجام دیے ہین مجبوراً نہایت صداقت اور انکساری
اور ہیچمیرزی سے اقرار کرنا پڑتا ہے مگر سچ یہ ہے کہ وہ بھی سرکار کے اقبال اور سایہ عاطفت
اور صدر عہدہ داران و ارباب حل و عقد کی بدولت کچھ نتائج مفید سرکار اور مفید رعایا مجھسے
بے اختیار سرزد ہوگئے مگر حاشا و کلا یہ میری ذاتی خوبی اور خود اختیاری صفات نہین بلکہ
یہ محض اللہ کا فضل اور ظل اللہ کا اقبال اور ملک کی قدردانی تھی جو ظہور پذیر ہوگئی۔ سرکار دام اقبالہم
نے جو مجھہ بے مایہ ہیچمیرز کی عزت افزائی اور قدردانی اور خدام نوازی فرمائی وہ میری
حیثیت اور حالت سے بہت زیادہ ہے مین اپنے مالک کے حق مین بجز دعا رازدیاد دولت و اقبال
و درازی عمر و ارتفاع جاہ و جلال کے اور کیا پیش کر سکتا ہون میرے مالک کی حقیقی عنایات سے
ایک خاص عنایت مجھپر اور آپ سب پر یہ بھی ہوئی ہے کہ میری جگہ مجھسے بہتر اور پختہ کار اور
تجربہ کار کو اس کام کیلئے یعنے جناب مولوی سید محمد تقی صاحب کو منتخب فرمایا اونکی اخلاقی اور
عملی ہمہ اقسام کی جو تعریف آپ حضرات نے کی ہے مین اوسکی صداقت اور اقرار صالح کیساتھ
شہادت دیتا ہون کہ فی الواقع وہ صحیح طور پر صفات اور اخلاق حمیدہ سے مملو اور متصف ہین
انہون نے نیابت سے پہلے بھی اور زمانہ نیابت مین جو جو اصلاحی کام اور مشورہ مجھے دیا ہے
اوسکا مین دل سے معترف اور مشکور ہون اسوقت مجھے مسٹر ڈنلاپ صدر ناظم مال آنجہانی
کا وہ فقرہ یاد آگیا کہ۔ لطیف خان آبکاری مین کام آپکا اور نام ہمارا۔ اوس سچے مقولے کو

مین سچے دل سے دوہراتا ہونکہ کام مولوی سید محمد تقی صاحب کا اور نام ناظم صاحب کا۔ سچ یہ ہے کہ سید صاحب موصوف کے نسبت آپ حضرات نے جو جو خوبیان اور کارہائے نمایان بیان کیا ہے اوس سے حرف بحرف مین متفق اور شاہد ہون۔ مین دل سے دعا کرتا ہونکہ اللہ تعالی اس مشکل اور پیچیدہ کام مین مولوی سید محمد تقی صاحب کی مدد فرمائے اور آبکاری کی کشتی کو منجدھار سے پار اوتارے مین جملہ اہل عملہ اور ماتحتین اور ٹھیکہ داران آبکاری کا بروز جائزہ اسمی تعارف جناب سید صاحب موصوف سے کرا چکا ہون کیونکہ ہر صاحب کی اصلی حالت سے وہ مجھ سے زیادہ نہین تو برابر ضرور واقف ہین۔ مین آپ حضرات کی خدمت مین نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ آپ اونکی اطاعت اور فرمانبرداری اور سرکاری خیرخواہی بجا لا کر ہر وقت اونکی مساعی جمیلہ مین مساعد ہونگے تو بفضلہ اونکی شفقت اور عنایت ہر نیک کردار۔ دیانتدار کارگذار اور راست باز معاملہ دار پر روز افزون ہوتی جائیگی اور کل ماتحت حضرات میرے زمانہ سے بھی زیادہ اطمینان اور خوشی سے اپنی زندگی بسر کرینگے۔ آؤ آپ حضرات اور ہم سب ملکر اپنے مالک ظل سبحانی کے حق مین دعا کرین جن کے فیض مبارک سے میرا انتخاب ہوا تہا اور پہر مولوی سید محمد تقی صاحب کا یہ سب سرکار دام اقبالہم کے شاہانہ پرورشات اور بے پایان احسانات ہین جو ہر آن اور ہر گہڑی بے طلب اور بے سوال ہوتے رہتے ہین۔ اللہ تعالی اپنے فضل سے بندگانعالی دام اقبالہم اور صاحبزادگان بلند اقبال اور صاحبزادیان ہمایون فال کی صحت اور سلامتی درازی عمر و اقبال و دولت و حکومت مین روز افزون ترقی بخشے آمین ثم آمین۔

تقریر جوابی جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری دام اقبالہ

سرفراز ہوا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے آقا ولی نعمت ظل اللہ حضرت اقدس و اعلیٰ کے لئے بارگاہ

ایزدی میں خلوص دل سے دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے دو جہان تو ہمارے ہر دلعزیز رعایا پرور

رحم دل بادشاہ کو دیرپا سلامت رکھ اور شاہزادگان بلند اقبال اور شاہزادیان نیک فال میرے

مالک کے زیر سایہ سلامت و خوش و خرم رہیں دشمن پامال ہوں حضرات۔ بارگاہ سلطانی کی ادنیٰ

توجہ کا نتیجہ ہے کہ ہیچمدان اس خدمت جلیلہ سے سرفراز فرمایا گیا۔ یہ خدمت نظامت جیسا کہ

آپ سب واقف ہیں معمولی خدمت نہیں ہے اس کا سرانجام میری تنہا کوشش سے دشوار ہے

تاوقتیکہ آپ عہدہ داران و ملازمین و متاجران آبکاری کا اتحاد عمل نہو جن عمدہ الفاظ میں

آپنے میرے نسبت اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے امید ہے کہ عملی طور پر بھی اسکو ثابت

کر دکھائینگے۔ حضرات نواب لطیف یار جنگ بہادر کو رخصت کرنے اور اپنے جذبات کا اظہار

کرنے ہم آج جمع ہوئے ہیں اس نازک خدمت نظامت کو نہایت خوبی اور نیک نامی سے انجام

دیا ایسی غیر معمولی قابلیت بہت کم عہدہ داروں میں پائی جائیگی۔ ماتحت و رعایا میں کوئی ناراض

نہیں۔ سرکار کے ہمیشہ مسلمہ خیرخواہ رہے۔ حضرات نواب لطیف یار جنگ بہادر کی سوانح

ملازمت دلچسپ اور سبق آموز ہے اونکی ابتدائی ملازمت آج سے ۴۵ سال قبل صرف بیس روپیہ ماہوار سے

ہوئی آپکی قابلیت و دیانت نے مولوی مشتاق حسین صاحب المخاطب بہ نواب وقار الملک بہادر کو

متوجہ کیا عرصہ تک آپ اونکے پیشکار رہے۔ مولوی عبداللطیف خانصاحب نے نواب وقار الملک بہادر

کے طریقہ کار پر اچھی طرح عبور حاصل کر لیا۔ اور اب وظیفہ کے وقت انہی کی مساوی خدمت تک

پہونچ گئے حضرات جبوقت انسان ملازمت میں داخل ہوتا ہے اوسکو آئندہ کی کچھہ خبر نہیں رہتی۔

محض اوسکے افعال رہبری کرتے ہین اگر اعمال و افعال اچھے رہوں تو نتیجہ بہتر ہے ورنہ تباہی ہے
اسکی مثال یون سمجھیے کہ ایک شخص کشتی ملازمت مین سوار ہوتا ہے ابتدا مین سمندر پایاب نظر
آتا ہے جون جون آگے ہوتا جائے کنارہ نظر سے غائب اور سمندر رمواج نظر آتا ہے اس کشتی کو
چلانیکے لئے دو چپے ہین ایک کا نام صداقت اور دوسرے کا دیانت ہے جس نے ان چپوون سے
کام لیا وہ کامیاب رہا اور جس نے دوسرے ذریعہ کو جو اوسکے خلاف ہوا استعمال کیا وہ مع کشتی
غرق ہوا۔ راستہ مین مختلف قسم کے دریائی جانور مہیب اور خوشنما نظر آتے ہین کہیں سونے
اور چاندی کی مچھلیان ہین یہ سب مہلک اور فریب دہ ہین ان آفات سے بچانیوالے وہی دو
چپے ہین ان چپوون سے جو مدد لیا وہ کنارے پر سلامتی سے پہونچ گیا یہی حالت نواب لطیف یار جنگ
بہادر کی ہے جو آج اس سمندر سے پار ہو کر سلامتی کے کنارے پر تشریف فرما ہین۔ حضرات
نواب لطیف یار جنگ بہادر کی شخصیت معمولی نہین ہے جسکا ہم اندازہ کر سکین۔ اونکی
مثال ایک اعلیٰ درجہ کی آئل پینٹ تصویر کی ہے جسکو دور سے دیکھیے تو اوسکی خوبی نظر آئیگی
اسلئے اونکی نسبت صحیح رائے آنیوالی نسلین بہتر قایم کرینگی۔ حضرات مجھے فخر ہے کہ مین ایسے
قابل بزرگ کا عرصہ تک ماتحت رہا جو عنایات میرے حال پر رہے اوسکو مین عمر بھر نہین
بھولونگا میری بہتری ہر وقت پیش نظر رہی اور آخر مین مجھے اپنی کرسی تک پہنچانے مین
انتہائی کوشش کی ہین یقین دلاتا ہون کہ جہانتک میرے امکان مین ہے نواب صاحب کے
نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرونگا آخر مین اگر مین ایک واقعہ کا اظہار نکرون تو ناشکری ہوگی
مجھے امید ہے کہ میرے محسن نواب حیدر نواز جنگ بہادر صدر المہام فینانس جو یہان تشریف

فرمایئن مجھے اجازت دیگئے۔ حضرات نواب حیدر نواز جنگ بہادر نے میری ابتدائی ملازمت مین اور اوسوقت سے آجتک جو میری سرپرستی فرمائی اور جو مدد دی ہے وہ کبھی فراموش نہین ہوسکتی یہ نوابصاحب ممدوح کی توجہ کا نتیجہ ہے جو انسپکٹری سے نائب نظامت تک مین ترقی کرسکا نوابصاحب کی بزرگانہ محبت اور بروقت تائید کا مین دل سے مشکور ہون سب سے آخر مین آپ حضرات کا دوبارہ دلی شکریہ ادا کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ خداوند عالم آپکو اور مجھکو اپنے آقا اور مالک کی دیانت اور وفاداری اور صداقت کیساتھ بجا آوری خدمت کی ہدایت فرمائے۔

بعد حمد خدائے یکتا و نعت رسول برحق

وثیقہ رس والا تبار نواب لطیف یار جنگ بہادر غمگسار ذوی وقار مولوی سید محمد تقی صاحب و معزز صاحبان۔ بحال غم خطیب۔ خانہ بے تکلف کی مہمانون کا شریک کھڑا ہوتا ہے۔ مین آپ مختار نہین نہ سنین یہ تو اپنی سنائے جاتا ہے ؎

دل مضطر کرے گر آہ! سامان قیامت ہو ۔ زمین تھرائے! ہوجائے جہا مین زلزلہ پیدا

اس چہار دانگ عالم بے ثبات۔ بیقرار۔ تبدیل پذیر۔ قابل تغیر۔ فانی۔ غیر یقینی متزلزل ناپائدار کے جملہ تعلقات زن و فرزند۔ مال و متاع۔ جاہ و حشمت۔ عزت و حرمت۔ ثروت و مکنت خوشی و غم۔ مسرت و الم۔ عیان و نہان۔ تفاخر جا و بیجا پر حکیمانہ اور غائر نظر ڈالی جائے۔ تو ہمارا ضمیر ہمارا کانشنس صاف کہدیتا ہے کہ ہر چیز یہان کی آخر ش زوال پذیر ہے۔ آئی جانی ہے۔ تقدیم و تاخیر کے فرق سے ہر شے سوائے خدائے قوی و لایزال کے فانی ہے۔ یہان کے غم و الم۔ آہ و بکا شور و غوغا۔ مسرت و تاسف۔ چلتی پھرتی چہاون ہین۔ لہذا سب امور ۔ حوادث فانوس

خیال ہیں۔ سایہ بے پایہ ہیں۔ خواب پریشان ہیں ؎

دنیا خوابے است وزندگانی درو ے　　خوابے است کہ درخواب بہ بینی اورا

اسی طرح دنیاوی ترقی بھی منجملہ عوارض زندگی ہے اِنْ کُلُّ ذٰلِکَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔
پس جبکہ دنیاوی مسرت و دنیاوی ترقی متفرع زندگی ٹھیری۔ تو زندگی ہی کب مستقل۔ قیام پذیر۔
و دیر پا اور بھروسہ کی چیز ہے۔ اللہ بس باقی ہوس! وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ! ایک آتا ہے۔
دوسرا جاتا ہے۔ یہی تار لگا اور سلسلہ بندھا ہے بہر طور وہی حمد و شکر کا سزاوار ہے اوسی کی مرضی۔
لطف و آزار ہے ؎

دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ　　اے ہیچ درین ہیچ در ہیچ ہیچ۔

جب ہیچ ہے ہم جان چکے وضع جہانکو　　غم ہیچ الم ہیچ۔ فرح ہیچ طرب ہیچ

جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر! آپکی ذات پر صفات لاریب مصدر صداقت۔ معدن
حکمت مخزن شفقت۔ منبع فیض و برکت تھی۔ آپکے اغیار پر بے نہایت بھی جو احسان پر بہ حد نہایت
الحاصل آپکا حسن سلوک تامہ و احسانِ عامہ اوشا کا یُنًا مَنْ کَانَ ہر ایک کے حال پر یکسان رہا
کیسے اعتراف نہ کیا جائے۔ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ فَلَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ! زیادہ نہیں تو تھوڑا سا حقیقت
حال کیفیت آل م ل سے۔ زبان سے قلم سے نکلے بغیر نہیں رہ سکتا۔ گو اذکار ماضی و حال تو ختم ہوئے
ہیں نہ ہونگے جو انگشت نہ سہی مگر طولانی اور تقریر و تحریر سے باہر ہیں تاہم ذرائع مہاجرت و ہونے
کیلیے یہ سلسلہ بندی کافی ہے ؎

چشم تر رو تی ہے زخموں کو ہنسانیکے لیے　　کچھ بہانہ چاہیے آنسو بہانیکے لیے

طرفۃ العین مین آپسے جدائی۔ جو قابل اظہار و محتاج بیان نہین۔ کالشّمس نصف النہار عالم پر روشن نہان نہین ہے ۵ نہ خوشی اچھی ہے اے دل نہ ملال اچھا ہے ✤ یار جس حال مین رکھے وہی حال اچھا ہے

البتہ دل مین نصیب برگشتہ کی شکایت ہے اور بے مہر سحر سازی کی حکایت ہے ۵

دیکھتا ہون اوسکی آنکھین ڈھونڈتا ہون وہ نگاہ ✤ جس نگہ نے صبر چھینا ہے دل ناشاد سے

جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر! زندگی آبکاری مین ہمارا آپکا ساتھ (۲۶) سال ا۔ آپکے دیکھتے دیکھتے بچے سے پکے پان بنگئے آپ شہر بھر مین مثل کمانڈر تھے ۵ ۴ سال ملازمت کی۔ الجھنین بخیر و خوبی حل کر کے کردگار نے آپکو قلعہ منزل پر نصرت دی۔ قائز المرام کیا۔ اب آپ بحیثیت فاتح اعظم کے اپنے مفتوحہ ملک مین بامن و عافیت اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ آرام سے رہینگے اور ہم مبتلائے قید ملازمت وداعی تقاریب مین اپنی اپنی بولیان بولکر آوارۂ دیار بنکر چلتے پھرتے نظر آئینگے لیجئے ہم آپسے جدا ہو کر داغ مفارقت لئے جاتے ہین۔ اور آپکو دئے کیا جاتے ہین ؟ اپنا دل۔ اپنا سارا اجبال۔ اپنی جان نثاری۔ اپنی محبت اپنی حسرت بھری نمناک آنکھین ۵ جگر مین درد ہوگا دل پھٹے گا بیقراری سے ✤ بہت کچھ درد آگین ہے نہ سنئے داستان میری

جناب نوابصاحب! کاشتکار بوتا ہے غلہ بیسیون راہین اختیار کرتا ہوا پھرتا پھراتا بالواسطہ داخل شکم انسان ہوتا ہے یون کاشت کا مقصد حل ہوجاتا ہے کمانڈر ہمہ تن سعی بنکر لڑتا ہے قلعہ فتح کرتا ہے مطمئن ہوجاتا ہے۔ باغبان پودا لگاتا ہے ہزار سعی ثمرہ پاتا ہے خوش کام ہوتا ہے انسان پیدا ہوتا ہے۔ مختلف البجھیڑون۔ الجھنون۔ اور مخمصون مین جان کی بازی لگاتا ہے حصل پاتا اور مسعود ہوتا ہے الحاصل ملازمت بھی زندگی کی ایک بازی ہے فاتح وہی ہے

خوش کام وہی ہے مطمئن وہی ہے مسرور وہی ہے جو عزت و حرمت و عافیت کیساتھ
اس بار گران سے سبکدوش ہو۔ جناب نواب صاحب! آپ نے ملک کی آمدنی پچاس لاکھ سالانہ
سے پونے دو کروڑ کردکھائی جو ممتاز و نمایان فتح ہے رب الارباب نے شہریار۔ ادام اللہ شوکتہ
کو مطمئن کیا۔ خوش ہوے خطاب مرحمت ہوا۔ ناظم کی تنخواہ کے برابر ایکہزار ماہانہ بلکہ زاید وظیفہ
حسن خدمت عطا کیا۔ آپ تو بفحوائے ع سرگرانی گئی منت کش عالم نہ رہے۔
بجنت۔ فارغ۔ بیفکر مطمئن ہو گئے مگر ہمکو جو داغ مفارقت دینا تھا دیدیا۔ اور ہم بفحوائے ؎
پھول بیٹھے کملاوت ہین کلیان بیٹھے سوچتے ہین جو دن تم پر بیت گئے وہ دن ہمپر آوت ہین
پریشانی۔ تردد۔ تفکر۔ توحش۔ کا شکار بنے بیٹھے ہین۔ کہ نہ معلوم مستقبل مین کیا افتاد پڑے کیا
انواع و اقسام کے مصائب شدید اور عجیب العجیب آلام عظیم سے چار و ناچار دوچار ہون اور منزل مقصود
میسر آئے یا نہ آئے۔ معزز حضرات! میرا بیان مطول ہوتا جارہا ہے۔ سمع خراشی کی معافی چاہتا ہون
اور اب ذرا آگے چلکر ختم کئے دیتا ہون اسمین ذرا شک و شبہ نہین کہ بے حکم احکم الحاکمین ایک ذرہ بھی
ہل نہین سکتا لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ بلکہ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ جو کچھ
شدنی تھا سب کچھ لکھکر قلم خشک ہو چکا۔ دریں صورت دم مارنیکا کیا یارا ہو بجز خاموشی کیا چارہ ہو
گو نواب لطیف یار جنگ بہادر نے اپنی ملازمت دیرینہ مین بظاہر ملک سرکار پر اصلاحی
حکومت نہ کی ہو۔ اور صرف بیوپاری بنکر آمدنی سرکار اضعافاً مضاعفہ بڑہاتے رہے ہون۔
مگر ساتھ ہی قلوب رعایا و ماتحتان کی تسخیر کرکے ضرور حکومت کرتے رہے اور بمصداق ؎
اے چمن والو چمن مین یون گذارہ چاہیے ۔ باغبان بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

سبق آموزی فرماتے رہے بھلا اس سے بڑھکر اور کیا بیّن ثبوت ہوگا کہ ہمارے قلوب تب چھین لیے
اور لیچلے اس نتیجہ پر پہنچکر ایک دوسرے نتیجہ کی قوی اُمید بندھتی ہے کہ حضرت ممدوح کی زندگی
آیندہ اور دور ثانی بھی انشاء اللہ ثمر آور ہی ہوگا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنکُم کیونکہ
بمتابعت فرمان رسول صلعم مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃِ
یعنے جس شخص کو ترقی کا حصہ ملتا ہے اوسکو دنیا و آخرت کی بھلائیاں ملجاتی ہین۔ علیٰ ہذا اَلْخَلْقُ
عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ ! یعنے یون تو تمام ہی مخلوق
اللہ تعالیٰ کے عیال ہے مگر سب مین محبوب تر اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اوسکی مخلوق کے ساتھ
سب سے زیادہ بھلائی کرے پس نواب صاحب ممدوح نے ارشادات متذکرہ بالا پر کملاً و تاماً عمل کیا ہے
کیا عجب ہے کہ بفحوائے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یہ پرہیزگاری اور نیکوکاری عند اللہ
لایق امتیاز قرار پائے انشاء اللہ۔ خاتمہ خطبہ ہذا پر میرے معزز مہربانو امیرے شفیق دوستو
آؤ اور میرے ہم نوا بنو۔ ہم زبان ہو۔ میرے آواز مین آواز ملاؤ۔ میرا ساتھ دو کہ جبکہ ہم بروز
ازل خالق کے ہاتھ بفحوائے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ
لَہُمُ الْجَنَّۃَ تحقیق اللہ نے مومنین کے اموال و نفوس خریدے ہین بعوض نعمائے آخرت ایک
بکے اور فروخت ہوچکے ہین تو اب خالق ارض و سما مالک جن و انس نواب صاحب ممدوح کی استقامت
و استقلال کے ساتھ عاقبت مسعود و مآل محمود اور مدارج دینی مالامال کرے۔ علیٰ ہذا مراتب صحت و
عافیت بلند اور روز و شب مین برکت نازل فرمائے آمین آمین اللہم آمین ! کیونکہ ؎

جسکا آغاز ہو بہتر وہ خوشی ہے بد تر ٭ جسکا انجام ہوا چھا وہ مصیبت اچھی

عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب کی خدمت مین بصد ولولہ و شوق مبارکباد ترقی نظامت پیش کرتے ہین جناب موصوف کو اپنے زمانہ ملازمت مین بے شمار مصائب و تکالیف کو عبور کرنا پڑا اور جزو اعظم استقلال استقامت. محنت و دیانت کی جو حفاظت کرنی پڑی ہے آخرش بمصداق
إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَاللهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ یعنے اللہ تعالی صورت و تمول کو نہین دیکھتا. بلکہ تمہارے اعمال پر نظر رکھکر رزق تمہارا کشادہ کرتا ہے یہ دن صاحب ممدوح کو نصیب کیا کہ خویش و بیگانہ کی مسرت کے قطع نظر ہم اغیار و ماتحتان تک سرور، شادمانی اور فرحت کا احساس کر رہے ہین.

For tune favors the brave سچ ہے.
Labour conquers everything اور درست ہے.
God helps those who helh themselves اور حق ہے

خدائے منعم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک نعم البدل جوہر شناس و تجربہ کار امانت شعار بھی خواہ سرکار قدردان ماتحتان افسر نصیب ہوا کچھ شک نہین کہ زندگی ملازمت پر سکون و پرامن طے ہوگی چونکہ وقت تنگ ہے لہذا مین اپنے اس بیان کو اس دعا پر ختم کرتا ہون۔

قمر و مہر کے دورے ہون جہان مین جبتک — اور جب تک کہ بدلتا ہے مزاج عالم
اور جبتک کہ رہے نشو نما کی امید — اور جبتک کہ گہربار رہے نیسان کرم
یون ہی ہر سال رہے انکو ترقی کی خوشی — میرا ممدوح زمانہ رہے شاد و خرم

نیاز کیش محمد عثمان مہتمم آبکاری بلدہ انچارج صیغہ افیون المرقوم ۱۴ رجب ۱۳۴۵ھ ۱۶ اسفندار ۱۳۳۶ف
تقریر منجانب متاجرین وڈسٹلرز بتقریب جلسہ وداعی عالیجناب نواب لطیف یار جنگ بہادر و خیر مقدم

عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب نظمار آبکاری ممالک محروسہ سرکار عالی دام اللہ اقبالہما

حضرات۔ آج یہ جلسہ ہم تعہدداران و وثیقہ داران کے رنج و مسرت کے احساس کا حسن شرکت ہے رنج اسکا ہے کہ جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر اپنے دیرینہ و بیش بہا خدمات کا وظیفہ حسن خدمت لیکر سبکدوش ہو رہے ہین اور ہم اون سے اوس تعلق سرکاری سے جدا ہو رہے ہین جو سالہا سال سے ہمکو حاصل تہا۔ مسرت اسکی ہے کہ سرکار نے جناب مولوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم آبکاری کو بلحاظ علمی و عملی قابلیت اور تجربہ و استحقاق کے اونکا جانشین مقرر فرمایا۔ صحیح یہ ہے کہ آپ ہی ان خدمت کے مستحق بھی ہین اور موزون بھی۔ قبل اسکے کہ تقریر آغاز کیجائے۔ ہم ان ہر دو حضرات کی اس عزت افزائی کے تہ دل سے شکر گذار ہین کہ ہماری التجا پر اس جلسہ کو اپنی تشریف آوری سے زینت بخشی اور ہماری قدر افزائی فرمائی۔

معزز حضرات سب سے پہلے اس جلسہ کا مقصد عالیجناب نواب لطیف یار جنگ بہادر جناب مولوی سید محمد تقی صاحب کے کریمانہ اخلاق بے لوث کارگذاری اور قابل تقلید ماتحت پروری کا اعتراف اور اوس نازک رشتہ تعلق کی توضیح ہے جو مستاجرین و وثیقہ دار معاملہ داران سرکاری اور عہدہ داران سرکار کے مابین قایم ہوتا ہے جسکو باوجود وسیع فرایض سرکاری کی ذمہ داریوں کے جناب نواب ناظم صاحب بہادر نے خوش اسلوبی حسن فراست اور اعلی عملی تنظیم کیساتہ نبایا۔ جسکی نظیر مشکل ملے گی۔ حضرات۔ ان امور کی مکمل توجیہ کیلئے یہ امر ضروری ہے کہ آپکے عہد نظامت سے قبل کے انتظامات آبکاری کے کچہ حالات بہی پیش کئے جائین اور اوسکے بعد آپکے دوران حکومت مین اوس وقت کے نقایص کی اصلاح انتظامات کی تکمیل قدیم اور خاص معاملہ داران آبکاری

همت افزائی اور آمدنی سرکاری کی حفاظت کا جو کار آمد و مفید سلسلہ قائم ہوا اوسکا ذکر کیا جاوے۔
ابتدا مین معاملہ آبکاری مثل دیگر ابواب ہراجی کے ایک ہراجی مد تہا بجز بلدہ کے
اضلاع و تحصیلات مین آبکاری کا ہراج معمولاً ہوا کرتا تہا۔ قابل لحاظ صرف یہی امر تہا کہ جسنے
بولی کسیقدر اضافہ سے بولی اوسی کے منظوری دیجاتی تہی۔ معتبری اہلیت اور تجربہ کا خیال
نہ کیا جاتا تہا۔ ہراجی احکام اور شرائط جس قدیم طرز سے چلے آتے تہے وہی شرائط رہا کرتے
تہے کشید شراب کی جا بجا بہٹیان تہین گلمہوہ کی سربراہی بہی آزادی سے ہوا کرتی تہی
ودکانات شراب سیندہی سے کوئی موضع خالی نہ تہا جس قوت کی شراب چاہو موجود اور
جاگیرات مین چونکہ حقوق آبکاری حاصل تہے وہان دیوانی سے بڑہکر گرم بازاری تہی۔
مستاجرین وقت کا نظم بہی اوسوقت کے حالات کے لحاظ سے بگڑا ہوا تہا سرکاری بقایا بہت
اونچا ہو گیا تہا حتی کہ بعض مستاجرین کی نسبت ایسے واقعات بہی پیش آئے سرکاری عہدہ دارون
کی خدمات مستعار لیکر انتظام کرنا پڑا۔ غرض اون عہدہ دارون مین ہمارے ممدوح نواب لطیف یار جنگ
بہادر بہی تہے جو منجانب مستاجر صاحب وقت بحیثیت اسپشل تعلقدار آبکاری میدک کار فرما تہے
یہ وہ زمانہ تہا کہ جبکہ مسٹر اے۔ جے ڈنلاپ ان بدنظمیون کو دیکہکر جدید اسکیم آبکاری کی فکر مین
تہے اور اوسوقت اونہین مدبر عہدہ دارون کی ضرورت تہی ۱۳۱۴ف مین مسٹر اے۔ جے
ڈنلاپ نے اسکیم آبکاری مرتب کی اور اسکی منظوری بارگاہ خداوندی سے شرف اصدار پائی اور
اواخر ۱۳۱۵ف سے اوسکا نفاذ و عمل مین لانا شروع ہوا۔ یہ ایسی اسکیم تہی جسکی قدر بلحاظ حالات ملک
جسقدر کیجائے کم ہے اور اوسکے نفاذ و قیام انتظام و کامیابی مین سنجیدگی اور سہولت سے جن

عہدہ دارون نے عملی حصہ لیا اونمین سب سے پہلے نواب لطیف یار جنگ بہادر اون کے بعد مولوی سید محمد تقی صاحب کا نمبر ہے۔ اس اسکیم کی کامیابی کے نتایج تعجب خیز ہین جسکی رو سے۔

(۱) جاگیر دار صاحبون کی رضامندی سے جاگیرات کی شراب بادائی معاوضہ سرکار مین منتقل ہوگئی اور سرکار کو اجارہ داری حاصل ہوگئی۔

(۲) شراب کی کشید بجز خاص اجازت یافتہ مقامات کے ممنوع اور جرم قرار دیگئی۔

(۳) ذرایع فروخت یعنے دوکانات مین اس حد تک کمی کیگئی جسکی نسبت بمقابلہ سابق آج آدہے سے بہی کم ہے اور اوس قوت کی شراب اونمین فروخت ہونے کی اجازت ہے جو منظورہ سرکار ہے

(۴) کشید شراب کے حلقون مین تیاری اور اجرائی شراب باقاعدہ اصول پر قرار دیگئی ہے۔

اس موقع مین حلقہ بلدہ کا انتظام خاص طور پر لایق ذکر ہے جہان شراب بطرز ولایتی اور دیسی تیار ہوتی ہے اور بلدہ کے بہٹی دار جنکو موروثی حقوق سرکار نے عطا فرمایا تہا بعد دریافت اونکے حقوق حاصلہ کے لحاظ سے اون بہٹی دارون کو اپنے دوکانات موروثی مین فروخت کرنے کے لئے اندرون حلقہ شراب کی کشید پر پابند کیا گیا اور اونکے بہٹیات جدا جدا قایم کرائے گئے یہ ایک ہی حلقہ اور بالکلیہ اسٹیم سے شراب دیسی و ولایتی تیار اور اجرا ہوتی ہے تقریباً نصف ملک کے اضلاع کو یہین سے شراب دیسی کی سربراہی ہوتی ہے۔ اس حلقہ کے بنیادی انتظامات مین مولوی سید محمد تقی صاحب نے جو اوسوقت انچارج حلقہ تہے بڑی محنت اونہائی اور انگریزی اصول کے بموجب قواعد اور طریقے مرتب کئے اور جیسے جیسے اوسکے انتظامات مین خوبی کیساتھ ترقی ہوتی گئی اوس سے مسٹر ڈنلاپ کے نزدیک مورد تحسین رہے دیگر حلقہ جات مین گویا اسی تقلید سے انتظام

(۵) معاملہ گانجہ جو ہر طرح آزاد تہا اوسکو محدود رقبہ جات مین کاشت کرنیکا انتظام کیا گیا اور یہ انتظام بالکلیہ جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر کے تجاویز کے مطابق منظور ہوا۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ملک بہر مین کسی جگہ ایک درخت بھی گانجہ کا نہین رہا۔ افیون کے بعد اسی کا درجہ ہے کہ فی روپیہ دو تولہ سے زیادہ نہین ملسکتا ہے۔

(۶) افیون کا انتظام پیشتر درآمد اور فروخت پر مشتمل تہا اب آمد کا ایجنٹ جدا مقرر کیا گیا ہے اور فروخت کا ایجنٹ جدا۔

(۷) شراب کے انتظامات صرف فروخت کی حد تک رکہے گئے اور سربراہی شراب حلقہ سے متعلق کیگئی۔

(۸) جملہ معاملات سیندہی شراب۔ گلمہوہ۔ افیون۔ گانجہ و مسکرات سب کے لئے خاص شرایط اور خاص قواعد تجویز کیے گئے کوئی شئے آزاد از قیود و شرایط نہین رکہی گئی۔

(۹) پروانہ جات و دکانات راہداریات نقل و ارسال اشیاے نشی سب پابند قواعد کئے گئے۔

غرض زمانہ مسٹر اے۔ جے ڈنلاپ تمام انتظامات نواب لطیف یار جنگ بہادر کے مفید کارآمد مشوروں سے انجام پائے تہے اور متاجرین کی اعانت بھی اس جدید دور انتظام مین اونہین کے مشورہ اور ترغیبات سے ہوا کرتی تہی۔ یہی خصوصیات تہے کہ مسٹر ڈنلاپ نے کمشنری آبکاری کیلئے نواب لطیف یار جنگ بہادر ہی کا انتخاب کر کے سرکار سے منظوری حاصل فرمائی اور وہ بارہا تلطف کیساتہ نوابصاحب موصوف کو اپنا دست راست فرمایا کرتے تہے۔

غرض یہ انتخاب لاجواب ثابت ہوا نوابصاحب موصوف نے سررشتہ آبکاری کو جسقدر عروج پر لایا اور جدید اصلاحات فرماتے رہے اور جس معتد بہ رقمی اضافون کے ساتہ انتظامات کو ترقی دی۔

اوسکا ثبوت سرکاری ریکارڈ اور رپورٹ ہائے نظم ونسق سالانہ سے ہوسکتا ہے۔
حضرات شرح آبکاری حکومت کے اون شعبہ جات مین سے ہے جسکے انتظامی حیثیت سے درستی کیلئے بڑی دور بینی اور غور وفکر کی ضرورت ہے یہان سیاسی عمل اور حکومت درکار نہین ہے بلکہ بلحاظ نوعیت کار حسن تدبیر اور تجارت کے اون تمام محاسن ومعائب کی واقفیت ضروری ہے جن پر معاملہ داری کا شیرازہ قایم ہے اور جنکا تعلق اعلیٰ دماغی اور گہری نگاہون سے ہے۔
نواب لطیف یار جنگ جنہانے اسکو جیطرح سمجہا اور سلجہایا ہے وہی جناب ممدوح کی حکومت کا اصلی کارنامہ ہے قدیم اور معتبر اور ماہر فن مستاجرین کا انتخاب وقیام اور اونکے ساتھ حسن سلوک اور تابحد امکان بپابندی ضابطہ معاملات کی اجرائی کے سہولتون کی فراہمی آپکا عام انداز عمل تہا جسکے لئے صرف الفاظ تشکر وامتنان یقیناً کافی نہین ہین۔ ہمارے دل اسکو محسوس کرتے ہین اور ہمیشہ محسوس کرتے رہینگے۔
اس موقع پر یہ عرض کرنا بیجا نہ ہوگا کہ آمدنی جو اس حد تک پہنچ گئی ہے گو اوس کے پہنچانے والے ہم مستاجرین ہی تھے اور ہماری یہ کوشش شامل تہی کہ جدید اسکیم آبکاری کو روبراہ لاکر دکہائین لیکن اضافہ آمدنی کے اسباب مین نواب لطیف یار جنگ بہادر کے قیمتی تدابیر وحسن انتظام اور اونکی دیانتداری وخوش خلقی وغیرہ کو کامل دخل رہا ہے یہی وجہ تہی کہ وقتاً فوقتاً کشادہ دلی سے اضافہ ہوتا گیا۔ اضافہ کثیر کے ساتھ ساتھ بدہنگامیون اور امراض مہلکہ کے دورون مین بوجہ پریشانی رعایا ہم مستاجرین سخت نقصانات بہی برداشت کیے لیکن پہر بھی صاحب ممدوح نے مختلف تدابیر سے سرکاری آمدنی کو کوئی جو کہم نہونے دیا

مثلاً سال ۱۳۳۰ف مین مسلسل قحط کے باعث ہم مستاجرون نے موجودہ معاملات مین ساٹھ پچاس لاکھ تک معافی و مجرا داشت چاہی تھی اور پیشگاہ صدارت عظمیٰ سے بغرض لحاظ و توجہ حکم بھی شرف صدور پایا تھا مگر ممدوح الصدور نے بجائے معافی کے اسطرح تلافی کی تجویز نکالی کہ مدت تعہد کے ختم کے بعد توسیع کا وعدہ فرمایا چنانچہ حسب وعدہ توسیعات مرحمت ہوئے لیکن معافی ایک حبہ کی بھی گوارا نہ کی اسی قسم کے اور توڑ جوڑ نیز مراعاتی سہولتون کی وجہ سے ہم مستاجرین سنبھلے گئے اور کروڑہا روپیہ جمع سرکار کیئے اور کرتے جا رہے ہین حقیقتاً اس حد عروج تک کامیابی کا سہرہ ہمارے ممدوح نواب لطیف یار جنگ بہادر کے سر ہے کہ انہین کی سرپرستی اور قیمتی امداد اور نکتہ رس نگاہ (جو ہمیشہ ہر معاملہ کے نشیب و فراز اور جبر نقصان کے طرف متوجہ رہی) کے ثمرات ہین کہ دن دونی ترقیات ہوتے رہے اور ہمکو بھی آغوش عافیت مین رکھا۔

یہ ہے نواب لطیف یار جنگ بہادر کی حقیقی کارگذاری جس نے ترک منشیات کے دلچسپ تدابیر سے ملک اور انتظام آبکاری کے نقطہ نظر سے حکومت کے اوس شعبہ کو ہمیشہ کے لئے اپنا زیر بار احسان بنا لیا اور باوجود اسکے آمدنی سرکاری مین روز بروز ترقی ہوتی رہی اور یہ وہ نقوش ہین جنکو تغیرات زمانہ کے نا متناہی سلسلہ اور حوادث کے غیر معمولی اثرات بھی نہین مٹا سکینگے جیسا کہ کہا گیا ہے، ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

کے عیوض آپکے متعلق صحیح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما۔

اسی طرح جناب مولوی سید محمد تقی صاحب جنہون نے حسب فرمان شاہی خاص تعلیم فن آبکاری مدراس مین پائی اور نہ صرف اسے بجے ڈنلاپ نواب لطیف یار جنگ بہادر کے تحت

سالہاسال ذمہ داری سے کام انجام دیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے خاص طور پر حلقہ ناراین گوڑہ
کے انتظامات کو کامیاب بنانے مین بیحد دلچسپی سے کام کیا جس سے ہر وقت مورد تحسین رہے
اور حلقہ نارا ین گوڑہ اپنے بیرونی و اندرونی انتظامات کے نسبت بزبان حال آپکے خوبی تعلیم
و سعی عمل کا اعتراف کررہی ہے ایسے تعلیم یافتہ اور ذی تجربہ عہدہ دار نواب صاحب موصوف کے
جانشین ہونے سے ہمکو بلکہ کل سررشتہ کو بیحد مسرت ہے ۔ مزید مسرت یہ ہے کہ صاحب ممدوح
ہم سے غیر متعارف نہین ہین وہ ہمکو اچھی طرح جانتے ہین اور ہماری خوش معاملگی سے واقف ہین
بہر حال یہ ہماری اور سررشتہ کی خوش قسمتی ہے کہ پچھلے افسران سررشتہ جن اوصاف سے
متصف رہے اونکے جانشین بھی اونہین اوصاف سے مملو ہین بقول ایک شاعر کے ع

بہ نشست آفتابے برجائے آفتابے

ہمکو یقین کلی ہے کہ ہمارے معاملات کے سنبھالنے مین جن تدابیر و سہولتون سے
عہدہ داران موصوف الصدر جائز اعانت فرماتے رہے انکے مبارک زمانہ مین بھی اوسی نقش
قدم پر ہمارے معاملات اطمینان سے چلتے رہینگے ۔ بالآخر بصدق دل ہم دعا کرتے ہین کہ خدا تعالے
موصوف الصدر عہدہ دارون کو اور اونکی آل داولاد کو ہمیشہ خوش رکھے ۔ اور ہمارے ظل اللہ
خسرو دکن اور صاحبزادگان بلند اقبال و صاحبزادیان فرخ فال کی عمر و دولت مین ترقی عطا فرمائے
اور اونکی ریاست ابدالآباد سرسبز و شاداب رہے آمین ۔

آخر مین جملہ معززین جلسہ کا ہم شکریہ ادا کرتے ہین کہ شرکت جلسہ کی تکلیف گوارا فرماکر
جلسہ کی رونق بخشی کی اور ارشاد کام فرمایا فقط

تقریر جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر

جناب تعہدداران صاحبان سرکار عالی۔ مین خصوصیت سے آپ حضرات کی خدمت مین عرض کرونگا کہ جب معاملات سرکاری کی مدت ختم ہوتی تھی اور مین انتظام شروع کرتا تھا تو مین اپنے فرایض سرکاری پر مجبور ہو کر سرکاری حقوق اور واجبی قیمت معاملہ پر اڑ جاتا تھا اور ایسی کشمکش ہوتی تھی جیسا کہ ایک رقیب مین یہی آپ لوگون کا ہون۔ اور انتہا درجہ تک کشیدگی پہونچ جاتی تھی اور جب مین سرکاری حقوق کی صیانت کر چکتا تھا اور کسی ایک جسکا وہ حقدار میرے تصور مین ہوتا تھا دینے کا ارادہ کرتا تھا تو بعض دفعہ باہمی رقابت کی بھی بوچھار ہو جاتی تھی یعنے دوسرا شخص اوس کا دعویدار ہو جاتا تھا۔ اور مین ایک بحر حیرت مین غوطے کہانے لگتا تھا مین حیران ہوتا تھا کہ کس کا ساتھ دون۔ آخر مین اپنی کج مج نہ آسے ایک صاحب کو مستحق و مرجح خیال کر کے اوسکی امداد کرتا تھا تو دوسرے حضرات مثل ایک رقیب کے میرے ساتھ آمادہ ہو جاتے تھے مین یہ عرض کرونگا کہ وہ میرے ساتھ دلی نفرت یا تخالف سے پیش نہین آتے تھے مگر روے سخن میری طرف ہوتا تھا اور دو جنگجو دعویدار حضرات کے بیچ مین مین آجاتا تھا اور طرفین کے ہر قسم کے حملے مجھی کو برداشت کرنے ہوتے تھے یہانتک کہ تصفیہ کر لیتا تھا کہ اب ان حضرات سے ایسی کشیدگی ہو گئی ہے کہ قیامت تک صلح نہ ہوگی مگر جب معاملہ کا قطعی تصفیہ ہو گیا تو یہ سب امور نسیاً منسیاً ہو جاتے تھے اور آپسین ہر ایک صاحب دوسرے سے اس ناگوار اتفاقی کشاکشی کی معافی چاہ کر حقیقی بہائیون کا برتاو کرنے لگتے تھے اور ہر جماعت مجھے اور میرے تصفیہ کو ایک عظمت اور وقعت کی نظر سے دیکھنے لگتی تھی اور معلوم ایسا ہوتا تھا کہ

یہ تصفیہ خود انہین حضرات نے کیا ہے اور نفس الامر بھی ایسا ہی تہا کہ مین عاجز ہوکر عرض کرتا تہا
کہ آپ سب حضرات صاحب فراست مہذب اور منتخب اشخاص ہین آپ خود باہم بطور ثالثی کے
اپنا فیصلہ کر لیجیئے مین اوسی کو نافذ کردونگا اسلیئے درحقیقت وہ انہین حضرات کا تصفیہ ہوتا تہا
جسکو مین تعمیل کنندہ کی حیثیت سے جاری کرتا تہا۔ مین سرکاری حقوق کی حد تک تو ایک حاکم کی
حیثیت تک ضابطہ رہتا تہا مگر اوسکی صیانت کے بعد مین خود اپنے آپ کو ہر حیثیت سے ایک
بیوپاری شمار کرتا تہا۔ اور ۲۴ گہنٹہ یہ سمجھتا تہا کہ مجھکو سرکار نے واجبی خدمت اور امداد کے لیئے
خدمتگار رکھا ہے کیونکہ یہ قایم مقام سرکار ہین اور انکی سلامتی مین سرکاری معاملات اور خزانہ
کی سلامتی ہے وقت پر پوری رقم بھی وصول ہوگی اور آیندہ اضافہ بھی آویگا۔

۱۳۳۰ف کی جس کشاکشی اور قحط سالی کا آپنے ذکر فرمایا ہے وہ درحقیقت مجہپر اور آپ پر
ایک سخت اور مشکل کا وقت تہا جبکہ آپ سب حضرات نے یکدل ہوکر بشکل مجمع مجھے گہیر لیا
تہا اور مین تمہید کے بعد عرض کیا تہا کہ اگر اس سال بارش نہ ہوئی تو ۶ر فی روپیہ کیا مین پورے
۱۶ر سرکار سے مجرا واخشت دلا دونگا سرکار رحمدل ہے ظالم نہین۔ اور ختم مدت پر اس تلافی مافات
کے عیوض آپکو توسیعات بہی دیے جاوینگے۔ الحمد للہ اوسوقت آپ حضرات کی معاملہ فہمی اور دور
اندیشی سے ایک ایسا معتدل فیصلہ ہوگیا کہ سرکار بہی ۷ لاکھ سالانہ کے مجرا داشت سے بچی اور آیندہ
معاملات کے ملنے سے آپ بہی نقصان سے محفوظ رہے۔ اسی طرح کی کشاکشی بارہا معاملات مین
پیش آئی ان واقعات سے مین ہمیشہ متردد رہا۔ کہ ان حضرات کی بارہا دلشکنی ہوئی۔ اور
دلجوئی کے ساتھ پوری امیدون کو مین پورا نہ کرسکا۔ لیکن آج مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے

عیوب متردده کو آپ صفات حمیدہ شمار فرما رہے ہین سچ ہے کہ ؎

دیدۂ احباب چو بینا بود   در شمرد گرچہ کہ مینا بود

حضرات سچ ہے کہ   ع   ہر کوزہ برون تراود کہ در اوست

یہ میرے اوصاف نہین ہین بلکہ آپ حضرات کے اوصاف حمیدہ اور شرافت ذاتی ہے
خدا کا شکر ہے کہ میرا اور مسٹر ڈنلاپ آنجہانی کا معزز وزی عزت وبات کے پکے آبرو کے بھرپور تجربہ کار
اور شریف اور معاملہ فہم تعہدوار و نکابست سالہ انتخاب جو محض سرکاری مقاصد واغراض سے کیا گیا
اور جو اجتک نہان تہا اسوقت عیان طور پر بار آور ہوگیا۔ درحقیقت یہ آپ حضرات کے ذاتی
صفات اور امتیازی جوہر ہین ورنہ من آنم کہ من دانم۔ مین سچے دل سے عرض کرونگا کہ جو کچھ
آپ حضرات نے سرکاری معاملات مین میرے زمانہ مین سچا برتاؤ فرمایا ہے وہی میری عزت اور
سرکاری خزانہ بڑہانیکا موجب ہوا۔ یہ بھی اصول مسلمہ ہے کہ جو عمل سرکار کے ساتھہ صداقت قلب سے
کیا جاتا ہے اوسکا نتیجہ اپنے نفس اپنے بھائیون اور اولاد واحفاد کے واسطے مثمر ہوتا ہے یہی
وجہ ہے کہ بفضل خدا آپ اپنی نیک نیتی کی بدولت کم وبیش ہر شخص اپنی حالت مین سرسبز والا
ال ہے اور بفضلہ اسوقت تک کسیکو ایسا نقصان نہین پہنچا جسکی تلافی نہ ہو سکی ہو۔ مین
نہایت ادب سے آپ حضرات سے اپنی ہٹ دہرمیون اور حقوق سرکاری کی کشاکشی اور اسوقت
کی دانستہ ونادانستہ بے ادبی وکمزوری اخلاقی وعملی کی معافی کا خواستگار ہون۔ آپ حضرات کے
یہ جلسہ اور اظہار ہمدردی نے یقین دلادیا ہے کہ اُن سب کو آپنے خلوص دل سے معاف فرمادیا ہے
اسلئے مین نہایت خلوص دل سے آپ حضرات کا تشکر وامتنان عرض کرتا ہون اور سب

حضرات کیلیئے آئیندہ کی سرسبزی وبار آوری کی دعائے نیک بارگاہ ایزدی مین عرض کرتا ہون
خدا قبول فرمائے۔ آپ حضرات نے مسٹر ڈنلاپ آنجہانی کا ذکر فرمایا ہے اونکے اوصاف اور ہم سب کی
سرپرستی کی یاد خصوصاً میری ذات کیساتھ اسوقت برق کی طرح کوند گئی ہے اونکے دل مین
ایک مدت سے آبکاری کا انتظام جوش زن تہا مگر اونکو موقع نہ ملتا تہا اتفاق سے فرانیباص علیخان
کے چار اضلاع کا بگڑا ہوا انتظام آبکاری کی اصلاح کا معاملہ پیش ہوا اور تین تعلقداران سیشل
کا انتخاب ہوا۔ اسوقت الفاق وقت سے ع قرعہ فال بنام من دیوانہ زوند۔
وہ انتظام تو ۱۳۱۳ف تک ختم ہوگیا مگر ضلع میدک کو اتفاق سے کامیابی ہوگئی۔
۱۳۱۴ف مین میدک کا انتظام بطور امانی حسب الحکم مسٹر ڈنلاپ جدید طریقون پر کرکے اوس کے
نتائج حیرت انگیز وسحر آمیز مین نے پیش کیے تو فوراً ہی مسٹر ڈنلاپ نے مجھے اپنے ہاتہ مین
لیکر ممالک محروسہ سرکار عالی کی آبکاری کا انتظام شروع فرمایا۔ اور مین نے چارون طرف
بلدہ کے چار حلقہ جات بہٹیات نذرانہ کیلیئے منتخب کیے انہون نے صرف ایک ہی حلقہ
تارا بن گوڑہ کا قرار دیا جسکی تکمیل مولوی سید محمد نقی صاحب کے ہاتون سے ہوئی اور رفع رقابت
وحصول امانا پولی کی غرض سے جاگیرات ومقطعہ جات وپائیگاہ وغیرہ کی معاملات شراب و
افیون وگانجہ بالمعاوضہ حاصل کیے گئے اور ضلع اطراف بلدہ علاقہ صرفخاص مبارک کی آبکاری
بہی پائیگاہ سے تفویض ہوئی۔ اور جدید انتظامات سرگرمی سے شروع کردیے گئے۔ مسٹر ڈنلاپ کے
حالات وصفات جو اسوقت بیان ہوئے ہین یا اپنی رپورٹ مطبوعہ ۱۳۲۹ف کے فقرہ (۶۷)
مین درج کرچکا ہون وہ "ازصد یکے" محض الفاظ ہین حقیقی طور سے قلمبند نہین ہوسکتے ہین

درحقیقت یہ ایک خاص ہستی بے نظیر تہی جسکا سررشتۂ آبکاری پر سب سے پہلا احسان ہے انہون نے اپنے عمل مین نہایت نتایج خیز اور حیرت انگیز کامون کی بنیاد رکہی اور سررشتۂ آبکاری کو میرے تفویض کرکے چند نصایح اور ہدایات کے ساتہہ رخصت ہوگئے۔ اسکے بعد مین اونکے بدل اور صحیح جانشین مسٹر ویکفیلڈ کی صفات کا بہی دل سے قایل ہون جنکی صداقت اور خیرخواہی نے اون ابتدائی بنیادون کو مضبوط و مستحکم کیا۔ اور ہمیشہ اُن تدابیر کو جو ہر پہلو سے سرکاری آمدنی اور رعایا کے حق مین مفید تہے بلاکسی تامل کے قبول فرماکر رتبہ کامیابی پر پہنچایا اِن دونون حضرات نے مجہہ سے اور آپ حضرات سے ایک سچی محبت اور عزت سے کام لیا اور ہر عمدہ کام مین میری عزت کی اور میرے دلکو بڑہایا اسلئے مین اِن دونون حضرات کا شکرگزار ہون اور انکی یاد مرتے دم تک نہ جائیگی جسقدر انکی قدر و عظمت کیجائے وہ تہوڑی ہے حضرات زید و عمر و بکر باہمی تفضیل رکہتے ہین اور سرکاری کام اپنے عقل و عقیدت کی حد تک چلا گئے اور آیندہ چلاوینگے مگر سچ یہ ہے کہ سرکار کے اقبال اور سایہ عاطفت اور صدر عہدہ داران و ارباب حل و عقد کے امداد کی بدولت کچہہ نتایج مفید سرکار و رعایا مجہہ سے بے اختیار سرزد ہوگئے گر حاشا وکلا یہ میری ذاتی خوبی اور خوداختیاری صفات نہین بلکہ یہ محض اللہ کا فضل اور ظل اللہ کا اقبال اور ملک کی قدردانی تہی جو ظہور پذیر ہوگئی۔ سرکار دام اقبالہم نے جو مجہہ بے مایہ ہیچمیرز کی عزت افزائی و قدردانی و خدام نوازی فرمائی وہ میری حیثیت اور حالت سے بہت زیادہ ہے مین اپنے مالک کے حق مین بجز دعائے ازدیاد دولت و اقبال و درازی عمر و ارتقاء جاہ و جلال کے اور کیا پیش کرسکتا ہون میرے مالک کی حقیقی عنایات سے ایک خاص عنایت مجہہ پر اور آپ سب پر

یہ بھی ہوئی ہے کہ میری جگہ مجھ سے بہتر اور پختہ کار و تجربہ کار کو یعنے جناب مولوی سید محمد تقی صاحب کو
اس کام کیلئے منتخب فرمایا اُنکی اخلاقی و عملی ہمہ اقسام کی جو تعریف آپ حضرات نے کی ہے۔ مین
صداقت اور اقرار صالح کے ساتھ اوسکی شہادت دیتا ہون کہ فی الواقعہ وہ صحیح طور پر صفات و اخلاق
حمیدہ سے مملو اور متصف ہین انہون نے نیابت سے پہلے بھی اور زمانہ نیابت مین جو جو اصلاحی کام
کئے اور مشورے مجھے دئے ہین اونکا مین دل سے معترف اور مشکور ہون اسوقت مجھے مسٹر
ڈنلاپ صدر ناظم مال آنجہانی کا وہ مقولہ یاد آگیا ہے کہ لطیف خان آبکاری مین کام آپکا اور
نام ہمارا۔ اسی سچے مقولہ کو مین سچے دل سے دُہراتا ہون کہ کام مولوی سید محمد تقی صاحب کا اور
نام ناظم صاحب کا۔ سچ یہ ہے کہ سید صاحب موصوف کی نسبت آپ حضرات نے جو خوبیان اونکے کارہائے
نمایان کے متعلق بیان کیا ہے اُس سے مین حرف بحرف متفق و شاہد ہون۔ مین دل سے دعا
کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل اور پیچیدہ کام مین مولوی سید محمد تقی صاحب کی مدد فرماوے
اور آبکاری کی کشتی کو منجدھار سے پار اُتارے مین آپ حضرات تعہد داران آبکاری کا بروز جانے
انکی تعارف جناب سید صاحب موصوف سے کرا چکا ہون کیونکہ وہ ہر صاحب کی اصلی حالت سے مجھ سے
زیادہ نہین تو برابر ضرور واقف ہین۔ مین آپ حضرات کی خدمت مین نہایت ادب سے عرض کرونگا
کہ آپ اونکی اطاعت و فرمانبرداری و سرکاری خیر خواہی کو ہمیشہ پیش نظر رکھکر اونکے مساعی جمیلہ
مین ساعی رہینگے تو بفضلہ اونکی شفقت اور عنایت ویسی ہی ہر معاملہ دار نیک کردار راست باز پر روز
افزون ہوتی جائیگی۔ اور کل حضرات ماتحت میرے زمانہ سے بھی زیادہ اطمینان اور خوشی سے بسر کرینگے
نیز اس موقعہ پر نہایت خلوص سے یہ بھی عرض کرونگا کہ تعہد دارونکا یہ منتخب عنصر آبکاری کی

ترقیات اور اصلاحات کا روح روان ہے اور انہین کی بدولت ہم نہایت سہولت سے مدارس ترقی کے درمیانی مراتب کو طے کرتے آئے اور بتدریج آئندہ ایک دن اپنے منزل مقصود کو پہنچ جائینگے پس جبتک یہ منتخب جماعت راہ راست پر رہے اسوقت تک ہمکو انکے ساتھہ رہنا چاہیئے کہ یہ ہماری کامیابی کا ایک کمل آلہ ہے یہ درحقیقت ہمارے آئندہ راستون کے ہموار کرنے اور منزل مقصود تک پہنچانے کے ذمہ دار انجنیر ہین کہ ان سے مشورہ بھی ملتا ہے اور معاملات کے چلانے مین مدد بھی ملتی ہے بہرحال اس طرح علمین مین مسٹر ڈنلاپ کے قدم بقدم چلا اور آئندہ بھی مجھے ایسی ہی اُمید ہے کہ سرکار اور رعایا کے فواید کو مدنظر رکھتے ہوے انکی واجبی امداد ہوتی رہے گی۔ آؤ۔ آپ حضرات اور ہم سب ملکے اپنے مالک ظل سبحانی کے حق مین خلوص دل سے دعا کرین جن کے فیض مبارک سے میرا انتخاب ہوا تھا اور اب مولوی سید محمد تقی صاحب کا یہ سب سرکار دام اقبالہم کی پرورشات شاہانہ اور احسانات بے پایان ہین کہ جو ہر آن اور ہر گھڑی بے طلب اور بغیر سوال ہوتے رہتے ہین اللہ تعالی اپنے فضل سے بندگانعالی دام اقبالہم و صاحبزادگان بلند اقبال کی صحت و سلامتی دراز دیا د عمر و اقبال و دولت و حکومت مین روز افزون ترقی بخشے۔ آمین ثم آمین۔

تقریر جوابی جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری

آپ حضرات نے جن الفاظ مین میری تعریف کی ہے مین اوسکا بیحد مشکور ہون کہ آپکو میرے ساتھہ اس قسم کی خوش اعتقادی ہے۔ مین بہت کچھہ کہنا چاہتا تھا لیکن اب موقع نہین ہے اسلیئے کہ نماز مغرب کا وقت ہوگیا ہے لوگ نماز کیلیئے عجلت کر رہے ہین اسکے علاوہ جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر نے جسقدر تفصیل کیساتھ تقریر فرمائی ہے اوسکے سماعت فرمانیکی آپ لوگون نے دیر تک

تکلیف گوارا فرمائی ہے اور مین اوس سے زیادہ کچھ کہنا نہین چاہتا ہون اُمید کرتا ہون کہ آپ لوگ
جسطرح نوابصاحب موصوف کا ساتھہ دے ہین میرا بھی ساتھہ دینگے آپ لوگون نے جو تعریف
میری کی ہے وہ درحقیقت نوابصاحب موصوف کی تعریف ہے۔ آخر مین مین آپ کا شکریہ ادا
کرتا ہون اور اپنی تقریر ختم کرتا ہون۔

تقریر جناب مولوی خواجہ محمد فیاض الدین خان صاحب تعلقدار آبکاری ضلع میدک

معزز حاضرین جلسہ۔ آج سے قبل متعدد جلسے عالیجناب نواب لطیف یار جنگ بہادر ناظم آبکاری کی
تقریب وداعی اور آپکے سچے جانشین عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب کے خیر مقدم مین ہوچکے
ہین جن مین کوشش کی گئی کہ صاحبان موصوف کی کارگزاریان اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ
وغیرہ بصراحت بیان کیے جائین اور بہت کچھ حالات و واقعات بیان بھی کیے گئے لیکن مین
خیال کرتا ہون کہ ان کی مثال سمندر کے مقابلہ مین ایک قطرہ کی بھی نہین۔ حقیقت یہ
ہے کہ نہ تو یہ ممکن ہے کہ تمام محاسن و اوصاف بیان ہوسکین نہ مجھہ مین جامعیت کے ساتھہ
بیان کرنیکا حوصلہ ہے اسلئے مین اپنی بساط کے موافق چند مختصر جملے عرض کرنیکی معافی چاہتا ہون

معزز حضرات! آج سے چھبیس سال قبل ۱۳۱۰ف مین حسب الحکم سرکار دفتر آبکاری ضلع
میدک صرف پانچ نفوس کی مختصر جماعت کیساتھہ قایم ہوا جن مین افسر اعلی عالیجناب نواب
لطیف یار جنگ بہادر تھے آپنے اپنی مدبرانہ حکمت عملی اور حکیمانہ پالیسی سے اس مختصر جماعت
کے ساتھہ ایسی مستحکم بنیاد قایم فرمائی جسپر آج ایک ایسے سررشتہ کی عالیشان عمارت قایم ہے
جو سلطنت آصفیہ خلد اللہ ملکتہ مین بلحاظ آمدنی دوسرے نمبر پر ہے اور جو خزانہ شاہی کا ایک قوی بازو ہے

جب مرزا فیاض علیخان مرحوم تعہد دار سے معاملات آبکاری کا انتظام نہ چلسکا مرزا صاحب مرحوم اور کے ذمہ سرکاری کثیر بقایا ہوگیا تو معاملات آبکاری پر سرکاری نگرانی قایم کرکے بذریعہ تحصیلات شکمیداروں سے راست رقم وصول کرنیکا انتظام کیا گیا۔ لیکن وصول بقایا تو کجا نصف سے زیادہ قسط جاریہ بھی وصول نہ ہوسکین علاوہ دوسرے اضلاع کے بقایا کے صرف ضلع میدک کی مقدار بقایا پونے دو لاکھ روپیہ پر پہنچ گئی۔ ایسے پر آشوب اور غیر منتظم زمانہ مین بگڑے ہوئے معاملات آبکاری ضلع میدک کی باگ نواب صاحب ممدوح کے مضبوط ہاتون مین سرکار نے دی۔

حضرات یہ نواب صاحب موصوف ہی کی حسن تدبیر۔ ارادہ مستقل پکی دیانت اور جان توڑ کوششون کا نتیجہ تہا کہ جب مرزا صاحب موصوف کی مدت تعہد ختم ہوئی تو سرکاری پونے دو لاکھ روپیہ بقایا معہ چالو اقساط کے بیباق تہا۔ اور مزید ایک لاکہہ چہتر ہزار کی خطیر رقم دوسرے اضلاع کے بقایا کے لئے خزانہ سرکاری مین محفوظ تہی۔

معزز حضرات۔ ابتدائی انتظام کے استحکام مین شاقہ محنتون کیساتھ موسم گرما کے تمام تمام دن تنقیح و نگرانی مین اور آدہی آدہی رات سے زیادہ مناجرین کے ساتہہ بحث مباحثہ تصفیہ حسابات و نہایش مین جسطرح آپ خود گذارتے تہے ہم ماتحتین سے بہی کام لیتے تہے اسپر بہی کام سے فارغ ہونے کے بعد عالمانہ اور حکیمانہ طریقہ سے آپ کا سبق آموز اور پر لطف انداز بیان ہم ماتحتین کی کلفت دور کرکے جوش و محنت سے کام کرنے کا تازہ شوق پیدا کردیتا تہا یہ باتین آج خواب و خیال معلوم ہوتی ہین۔ ایک ناواقف شخص ان امور کا بالکل احساس نہین کرسکتا کہ ابتدائی مراحل مین کن دشوار گذار گہاٹیون سے راہ پیمائی کرنی پڑی ہوگی۔

اور کن اُمور کی تدابیر سے جدید انتظام کی بنیادوں کا استحکام کیا گیا ہوگا۔

حضرات۔ یہ نواب صاحب موصوف ہی کی قوت اجتہادی اور عالی دماغی کا ثبوت ہے کہ ضلع میدک کے جو معاملات آبکاری سالانہ ساڑھے تین لاکھ روپیہ میں نہیں چل سکتے تھے آج تقریباً ۱۲ لاکھ روپیہ سالانہ پر بخوش اسلوبی چل رہے ہیں اور بشمول صرفخاص مبارک وغیرہ جملہ آمدنی سالانہ تقریباً ۱۳ لاکھ ہوگئی ہے۔

حضرات نواب صاحب موصوف ہی کی خوش انتظامی محنت و دیانت اور ان تھک کارگذاریوں کے اعتماد پر مسٹر ڈنلاپ آنجہانی نے ختم مدت ٹھیکہ کے ساتھ ہی منظوری سرکار انتظام امانی کا آپکو حکم دیا اسکی کامیابی اور سہ چند رقم پر انتظام اور بیباق نتیجہ وصول کو دیکھکر اسکیم جدید آبکاری کا کام مسٹر ڈنلاپ نے آپکی امداد و رائے سے شروع فرمادیا جسکا خیال عرصہ سے انکے دماغ میں جوش زن تھا۔ سب سے پہلے آبکاری صرفخاص مبارک علاقہ دیوانی میں منتقل ہوکر اس کا سہ ربع حصہ ضلع میدک میں شامل کیا گیا اور اسکے بعد گانجہ کا جدید انتظام بھی آپ ہی کے تفویض ہوا جس سے ملک بھر کی کاشت گانجہ مسدود ہوکر صرف محدود رقبہ میں گانجہ کی کاشت شروع ہوئی اور محصول قائم ہوکے گودام سرکاری سے بعد وصول محصول گانجہ کی سربراہی ہونے لگی غرض جملہ انتظامات کامیاب ثابت ہوئے

معزز حضرات! ٹھیکہ داری انتظام کا آبکاری کے انتظامات میں ابتدائی درجہ ہے جسکے بعد اصلاحی مدارج طے کرتے ہوئے آخری منزل مدراس سسٹم یا ٹھیکہ درخت واری انتظام کی آتی ہے ابتدا ہی میں اگر درخت واری انتظام جس سے رعایا اور مستاجرین واقف نہوں جاری کردیا جائے تو اسمیں ہرگز کامیابی کی توقع نہیں ہوسکتی اور لازماً آمدنی سرکاری بھی خطرہ میں پڑجاتی ہے اسی وجہ سے

نوابصاحب ممدوح کے دور اندیش اور نکتہ رس دماغ نے جدید شرایط کیساتھ اصلاحی تدبیرین شروع فرمائین۔ امانی انتظام موضع واری ڈپٹی واری بھی انہی درمیانی مدارج مین ہے تاکہ جب رعایا و مستاجرین کے قلوب اس اصلاحی دور کی خوبیون سے واقف ہوجائین تو بہ تدریج نمبر اندازی سسٹم کا عمل شروع ہو سکے اس تجربہ کیلیے ضلع میدک ہی سے کام شروع کیا گیا اور نوابصاحب موصوف کے مبارک ہاتون سے اسکو کامیابی حاصل ہوئی۔ حضرات ضلع میدک و اطراف بلدہ اور انتظام کانجہ کے علاوہ جو بالراست آپکے تفویض تہے کل مملکت سرکارعالی کا انتظام آبکاری مسٹر ڈنلاپ کے اجلاس پر آپ ہی کی راے و مشورہ سے انجام پاتا تہا اسطرح کئی سال بیشتر سے آپ عملاً نظامت آبکاری کے فرایض کی انجام دہی مین مصروف تہے بالآخر ۱۳۲۳ف مین مسٹر ڈنلاپ کے ریٹائر ہونیکے ساتھ نظامت آبکاری کے عہدہ جلیلہ پر آپ کو ضلع میدک ہی سے ترقی بخشی گئی۔ جہان آپنے نہ صرف بلحاظ عہدہ ملک سرکارعالی پر حکمرانی کی بلکہ اپنی عادت قدیمہ کے مطابق رعایا۔ مستاجرین اور ملازمین کے قلوب پر حکومت فرمائی۔ یہی سچی اور لازوال حکومت ہے اور یہ امر ضلع میدک کے لئے باعث عزو افتخار ہے۔
نظامت آبکاری کی کارگذاریون اور حسن انتظام۔ اضافہ آمدنی سرکار کے واقعات اظہرمن الشمس ہین کہ اصلاحات جدیدہ کے ساتہ ساتہ آمدنی سرکاری باون لاکہہ روپیہ سے ایک کروڑ اسی لاکہہ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی۔ حضرات! آپکا زمانہ کارگذاری ملازمین مستاجرین اور رعایا کیلیے یکسان آیہ رحمت رہا۔ آپ کی مرحمت۔ ہمدردی۔ شفقت۔ شرفا پروری اور ماتحت نوازی سب کے ساتہ اسطور سے جاری و ساری رہی کہ ہر شخص کو یہی یقین رہا کرتا تہا کہ اس پر نظر عنایت و شفقت خاص ہے۔ حضرات۔ جسطرح آپکا زمانہ ملازمت بلحاظ خصایل پسندیدہ کارگذاری

محنت لیاقت اور دیانت کے قابل مبارکباد رہا۔ اسی طرح آپکے اعلیٰ اور دیرینہ خدمات
کے صلہ مین اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہ العالی کا مراحم خسروانہ سے وظیفہ حسن خدمت کے ساتھ
آپکو آرام حاصل کرنے کا موقع عطا فرمانا بھی قابل مبارکباد ہے وظیفہ حسن خدمت پر آپ کی
سبکدوشی سے ملازمین و مستاجرین کے قلوب مین ایک عام انتشار و اضطراب کا پیدا ہونا لازمی
امر تھا لیکن عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم کا تقرر نظامت پر ایک کامل سکون و اطمینان
کا باعث ہوگیا جو علاوہ اپنی معلومات و تجربہ و کارگذاری کے بہ حیثیت نائب ناظم آبکاری پانچ
سال تک مزید تجربہ حاصل کرچکے ہین اور ملازمین و مستاجرین سے بخوبی واقف ہین۔

معزز حضرات! نواب صاحب موصوف کے عہدہ نظامت آبکاری پر سرفرازی پانیکے
کچھہ عرصہ بعد ہی آپکے سچے جانشین عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب نے ضلع میدک مین بھی
چھہ سال کے ممتد عرصہ تک جانشینی فرمائی یہ جانشینی صرف ظاہری عہدہ و حکومت سے مخصوص
نہ تھی بلکہ جسطرح نوابصاحب موصوف ملازمین مستاجرین اور رعایا کے ساتھہ الفت محبت
ہمدردی اور شفقت فرماتے تھے آپ بھی نوابصاحب موصوف کے قدم بہ قدم رہے معاملات
و انتظامات آبکاری کے سنبھالنے اور مستحکم کرنے اور لطف و مدارا کے حسن سلوک اور ہمدردی سے
مستاجرین و رعایا کا ساتھہ دینے مین ہمہ تن مصروف رہے آپکے زمانہ کارگذاری مین جو انتظام
امانی ضلع میدک و اطراف بلدہ کا عمل مین آیا اسمین آپکی خاص کوشش کیوجہ سے چار لاکھہ سے
زیادہ سالانہ کا اضافہ آمدنی سرکاری مین ہوا۔ ضلع میدک کے امانی انتظام کے استحکام کی
وجہہ سے حسب ہدایت نواب صاحب موصوف درختان سیندھی کی شجر اندازی کا آغاز آپ ہی

کے عہد حکومت کی یادگار ہے جو تجربتاً چند دیہات مین شروع کیا گیا تھا اور بتدریج بعد مین اسکو ترقی دیگئی یہانتک کہ آج تقریباً (صلب) کے معاملات مین نمبر اندازی کامیابی سے چلرہی ہے اور متاجرین وکلالان اسکے فوائد سے تقریباً واقف ہوگئے ہین جس سے امید ہے کہ آئندہ بہت سہولت سے پورے معاملات مین نمبر اندازی رائج ہوجائیگی۔

اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہ العالی کی مردم شناس نکتہ سنج۔ دقیقہ رس نگاہ نے نوابصاحب موصوف کی جانشینی کے لئے جو آپ کا انتخاب فرمایا ہے اسکے آپ ہر طرح اہل اور مستحق ہین اور اپنے تجربہ لیاقت کارگزاری دیانت کی وجہ سے نوابصاحب موصوف کے سچے جانشین ہونیکا جائز حق رکھتے ہین۔ حضرات یہ امر بھی ضلع میدک کیلیئے باعث افتخار ہے کہ جسطرح نوابصاحب موصوف کا قدیمی تعلق ضلع میدک سے رہا آپکا سابقہ تعلق بھی عرصہ تک اس ضلع سے رہا ہے اور اس دوہری خصوصیت پر ضلع میدک جسقدر فخر ومباہات کرے بجا وزیبا ہے ضلع میدک کے ملازمین آبکاری آپکے تقرر نظامت پر دلی اور پرخلوص مبارکباد کا ہدیہ پیش کرتے ہین۔

حضرات اس خصوصیت امتیازی کی بناء پر ملازمین ضلع میدک نے یہ تہیہ کیا ہے کہ جسطرح دونون حضرات والاشان کو ضلع میدک سے خاص تعلق رہا ہے اسیطرح اس یادگاری موقع کا امتیاز ایک مخصوص طریقہ سے نمایان کیا جائے یعنی دو وظائف تعلیمی ایک ایک ت نصاب ہائی اسکول وکالج کی تعلیم کیلیئے ایسے نادار طالب علمونکو عطا کیئے جائین جو بوجہ کم مائگی تعلیمی شوق پورا کرنیسے قاصر ہون اسمین سے ایک وظیفہ کسی مسلمان طالب علم کو دیاجائے اور دوسرا وظیفہ ایک ہندو طالب علم کو وظیفہ کیلیئے بمشورہ پرنسپل کالج دہائی اسکول چند نام

پیش ہونگے جن مین سے ایک کا انتخاب عالیجناب نواب لطیف یار جنگ بہادر فرمائینگے اور دوسرے کا انتخاب عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب فرمائینگے مین دونون صاحبون سے استدعا کرتا ہون کہ اس یادگاری صورت سے عطاے وظائف کی اجازت مرحمت فرمائین تاکہ اس طریقہ سے ہونہار طلبار علم کے ازدیاد شوق اور ملک کی دائمی سرسبزی و بہبودی مین مدد ملے معزز حضرات۔ آخر پر مین اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی اور صاحبزادگان بلند اقبال و صاحبزادیان فرخندہ فال کے ازدیاد عمر و اقبال اور حصول مقاصد کیلئے دعا کرتا ہون جنکی ذات شاہانہ کی خصوصیات اہل ملک کی ہر طرح دستگیری و امداد فرماتی ہین اور جن کے سایہ عاطفت مین ہم سب لی اطمینان اور آرام کے ساتھہ زندگی بسر کرتے ہین۔ آپ حضرات بھی آمین کہنے مین میری ہمزبانی فرمائین فقط مرقوم یکم فروردی ۱۳۳۶ف۔

قطعہ منجانب مولوی سید غلام حیدر صاحب حیدر ملازم محکمہ تعلقداری آبکاری متعلق تہنیت و وداع

سبب کیا آج جو میرا دل مضطر مچلتا ہے	سنبھالا ہر طرح لیکن نہین ہرگز سنبھلتا ہے
کہئے کیا راز مکنون گردش گردون گردان کا	زمانہ ہر گہڑی اپنی نئی رنگت بدلتا ہے
سنی ہم نے خبر تہارے ہے دل دونون ہاتون سے	کہ چرخ کج روش ممدوح کو میرے بدلتا ہے
جدائی ہی تو ہے ممدوح ولکی کیا کہون حالت	کوئی بیٹہا ہوا سینہ کے اندر دل مسلتا ہے
تمہارے عہد مین عبد اللطیف خوش تھے ہم سب	بہت خوش تھے خیال ہجر سے اب جی دہلتا ہے
سلسلہ خدمت کا پایا ہے بہت ہی نیکنامی سے	کہ موقع اس طرح کا کم بہت اوروں کو ملتا ہے
تمہارا جانشین بھی ہے خدا کا شکر تم جیسا	لیاقت مین کرم مین رحم مین بس تم سے ملتا ہے

خدا کا فضل تہا اور آپکی ہی حسن نیت تہی | تقی جیسا ملا افسر دگر نہ کس کو ملتا ہے
وسیع التجربہ ہین یہ کہ نائب ہی تہے ناظم کے | وگرنہ اجنبی محض سے کیا کام چلتا ہے
دعا حیدر کی ہے یارب بڑہے اقبال ناظم کا | بُرا ہو حاسد بد کا جو صبح و شام جلتا ہے

تقریر جوابی جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر

آپ اور آپکے محکمہ کے عمال نے جن وسیع الفاظ مین میری ستایش کی ہے وہ بالکل آپکے خلوص اور حسن اعتقاد کا نتیجہ ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ بیان کردہ اوصاف مین اپنے مین بالکل نہین پاتا ہون آپ لوگ دعا فرمائے کہ یہ اوصاف مجہہ مین پیدا ہون اور نجات کا سبب ہون۔ کارگذاری کے متعلق آپنے جو کچہہ فرمایا ہے وہ درحقیقت آپکی انتہک محنت اور قوت بازو اور کامل اطاعت گذاری و فرمانبرداری کا نتیجہ ہے مین بلالحاظ اوقات بلالحاظ روز و شب آپ لوگون سے کام لیتا رہا مگر آپ لوگون نے میرے احکام کی تعمیل اور میرے ساتہہ محنت برداشت کرنے مین کبہی دریغ نہین کیا بیشک ابتدائی کام بہت پیچیدگیون سے پر تہا لیکن آپ حضرات کی مساعی اور شرکت عمل سے خدا نے اس کشتی کو پار لگایا میرے بعد مولوی سید محمد تقی صاحب نے بہی یہان کے کام کو نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتہہ سنبہالا اور انتظام کا شیرازہ نہایت درست رکہا اور آپ لوگون نے سید صاحب کی اطاعت بہی اوسیطرح کی جیسی کہ میری۔ جب سید صاحب نیابت سے سرفراز ہوئے تو مولوی خواجہ محمد فیاض الدینخانصاحب نے تعلقداری مبارک کی باگ اپنے ہاتہہ مین لی آپنے بہی یہان کے انتظام کو جس خوبی اور لیاقت کے ساتہہ سنبہالا ہے وہ مین جانتا ہون اور سید صاحب بہی واقف ہین یہ خواجہ صاحب کی انتظامی قوت اور معاملہ شناسی کی سچی دلیل ہے اور

مین گواہی دیتا ہون کہ اسوقت آپکا مفوضہ کام بہترین پیمانہ پر انجام پا رہا ہے یہ عجیب بات ہے کہ
خدا نے اس دفتر کی تعلقداری مین بڑی برکت دی ہے کیونکہ مین بہی یہین سے بڑہکر ناظم ہوا
اور مولوی سید محمد تقی صاحب بہی یہین سے نکلکر نظامت کی کرسی پر تشریف لائے ہین اگر
یہی حقیقت ہے تو مین خیال کرتا ہون کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اس دفتر مین نوکری کرے تاکہ اوسکو
ترقی نصیب ہو آخر مین مین آپ حضرات کو یقین دلاتا ہون کہ آپ لوگ جسطرح میرے زمانہ مین
مطمین اور خوش رہے اوسی طرح سید صاحب کے زمانہ مین بہی خوش رہینگے وہ آپ لوگون سے
مجہہ سے زیادہ واقف ہین اور آپ لوگ نا آشنا نہین ہین مین جس اصول کا کاربند تہا وہ بہی
اوسی اصول پر چلرہے ہین مجہہ سے زیادہ آپ اونسے خوش رہینگے۔ مین آپ حضرات کا بوجہ اسکے
کہ ایک غیر مستطیع طالبعلم کیلیئے وظیفہ تعلیمی تجویز کرکے میرے جانب سے بعوض امداد پیش فرمایا ہے اور
اسطرح میرے لیئے فلاح دارین کا ذریعہ مہیا فرمادیا ہے اور میری بہت تعریف کی ہے بہت بہت
شکریہ ادا کرتا ہون اور اپنی تقریر ختم کرتا ہون اور یہ چہل پہل اور سرسبزی اور شادابی جو کچہ آپ دیکہہ
رہے ہین یہ سب ہمارے مالک ظل سبحانی کے اقدام مبارک کی برکت اور خدام نوازی و سرفرازی کے
باعث ہی اسلیئے دعا کرتا ہون کہ خدا ہمارے مالک ظل سبحانی کو باقبال ہم خدام کے سرون پر تا قیام
سلامت اور حوادث زمانہ سے مصئون و محفوظ رکہے اور شہزادگان بلند اقبال و شہزادیان ہمایون فال
کی عمر و دولت مین ترقی عطا فرمائے صدائے آمین۔

تقریر جوابی جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری

حضرات آپ لوگون نے جو کچہہ میری تعریف کی ہے وہ مجہہ مین کچہہ بہی نہین ہے مین خیال کرتا ہون کہ

میری تعریف مین مبالغہ کیا گیا ہے کیونکہ من آنم کہ من دانم۔ اسوقت تک بہت جلسے ہوے لیکن یہہ
جلسہ اسلئے زیادہ خصوصیت رکہتا ہے کہ یہ اپنے گہر مین ہے اور یہان سب اپنے گہر والے جمع ہین اور
کوئی غیر نہین ہین بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ یہ مصرع اسوقت کے موقع کیلئے بالکل صادق آتا ہے
ع میزبان کو گہر مین اپنے مہمان پاتے ہین ہم۔ اسلئے اگر مین کچہ بے تکلفی سے عرض کرون تو بیجا
نہوگا جب مین آبکاری بلدہ سے تعلقداری میدک پر آیا تو دیکہا کہ یہان کی ہر چیز اور ہر ایک انتظام
اور کام مثل آئینہ کے صاف تہا اسلئے مین کوشش کیا کہ خود بہی اسی اصول پر چلون اور اسی مین مین
اپنی کامیابی خیال کرتا رہا یہان کی یہ ساری خوبیان صرف نواب لطیف یار جنگ بہادر کیوجہ سے
تہین۔ مولوی خواجہ محمد فیاض الدینخان صاحب جسطرح نواب صاحب موصوف کے شریک
کار رہے اوسیطرح اپنی مسلمہ قابلیت اور سنجیدگی اور معاملہ فہمی سے انتظامات کے سنبہالنے
مین میرا ساتہ دیتے رہے۔ جیسا کہ نواب لطیف یار جنگ بہادر نے فرمایا ہے اگر میدک کی
کرسی ایسی ہی بابرکت ہے تو کیا عجب ہے کہ ایک دن آپ کیلئے بہی خداوند کریم وہ دن
لائے جو ہم دو کو نصیب ہوئے۔ ہان اسوقت میری نظر مولوی محمد عزیز حسن صاحب پر پڑی اور
مجہے یاد آیا کہ سررشتہ مین ایک عرصہ سے آپکے ساتہ بہی میرا ساتہ رہا ہے۔ اس طرح پر کہ آپ میدک
مین رہے تو مین بلدہ مین رہا اور مین میدک آیا تو آپ بلدہ مین رہے اور پہر آپ محکمہ سرکار مین
تشریف فرما ہوئے اور اپنے مشورہ اور ہمدردی سے وقتاً فوقتاً میرے کام مین میرا ہاتہ بٹایا ہے
اور ایک عرصہ سے ہمنشینی رہی ہے غرض ہم باہم نہایت اتفاق اور ایک جہتی کے ساتہ آبکاری
کی نازک کشتی کو سنبہالتے رہے ہین آبکاری کا کام کچہ آسان نہین ہے اسمین بڑی دشواریان

پیش آجایا کرتی ہین تاوقتیکہ ہم اتفاق کے ساتہہ حسن انتظام کا خیال نہ کرین آبکاری کی کشتی پار لگنا مشکل ہے گو بعض لوگ اسکو اچہی نظر سے نہین دیکہتے ہین لیکن ہم کو اپنا کام کرتے رہنا چاہیئے اور اپنی دہن مین لگے رہنا چاہیئے۔ بقول حافظ ؎

شب تاریک بیم موج گردابے چنین حائل   کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

اب جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر سبکساران ساحل مین شریک ہوگئے ہین اور ہم گرداب مین مبتلا ہین۔ اگر ہم ایک عیالی سے اپنا کام کرین اور ہر وقت حسن انتظام مد نظر رکہین تو کافی ہے اسی مین ہماری کامیابی ہے آپ لوگ جس طرح نواب لطیف یار جنگ بہادر کے زمانہ مین مطمئن اور خوش رہے اب بہی اوسی طرح مطمئن رہ سکتے ہین۔ ہمارے آقا اعلیحضرت ظل سبحانی کی خدام پروری ہے کہ مجہہ ناچیز کا انتخاب فرمایا ہین دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم مجہہ سے میرے نازک فرایض بعمدگی انجام دلائے (صدائے آمین) اور مین دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم اعلیحضرت بندگانعالی کی عمر صد و سی سال کرے۔ اور صاحبزادگان وصاحبزادیان ہمایون فال کی عمر و دولت و اقبال مین روز افزون ترقی عطا کرے (صدائے آمین) اور مین آپ حضرات کا اسوجہ سے کہ میرے ساتہہ اپنے خلوص اور خوش اعتقادی کا اظہار فرمایا اور ایک غریب طالب علم کے لئے وظیفہ تعلیمی تجویز فرما کر مجہے عطائے امداد کا موقع دیا اور اس طور پر دینی اور دنیوی اجر عظیم حاصل کرنیکا ذریعہ بہم پہنچایا تہ دل سے بیحد شکریہ ادا کرتا ہون۔

قطعہ تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی سید مہدی حسین صاحب محاسب دفتر مہتمی حلقہ نارائن گوڑہ

وہ ناظم کے نائب محمد تقی — جو کرتے تھے خدمت گذاری ملک

وہی اب بفرمان شاہ دکن — ہوئے ناظم آبکاری ملک

۱۳۴۱ف

قطعہ تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی میر علی حسین صاحب طالب ملازم آبکاری حلقہ نارائن گوڑہ

مبارک ہو سید محمد تقی کو — نظامت کی کرسی جو ہے طرفہ زیبا

کہی اوسکی تاریخ طالب نے اچھی — دکن آبکاری کا ناظم ہے اچھا

۱۳۴۵ھ

ایضاً دعائیہ

دعا کو کیا شرف حاصل ہوا ہے باریابی کا — مزا ہے طالب مطلوب مین کیا بے حجابی کا

تمنا تھی یہ یزدان سے کہ چمکے اختر طالع — اثر بڑھکے دستے لیا ہی آفتابی کا

ہوا جب فضل خالق کا ندا یہ غیب سے آئی — تقی صاحب کو یہ مژدہ سنادو کامیابی کا

مبارک کیون نہ ہو تمکو نظامت آبکاری کی — ازل سے سلسلہ جاری رہا ہے فتحیابی کا

دل مایوس کی بگڑی بنےگی اب کوئی دم مین — نتیجہ نیک نکلا ہے ہماری اضطرابی کا

دعا دل سے یہی ہر رند مئی آشام دیتا ہے — الہی دور تا محشر چلے اس بوترابی کا

یہ ہنگام مسرت ہے خدارا جلد اے ساقی — ادہر بھی دور ایک طالب کو ملجائے گلابی کا

نظم تہنیت منجانب جوانان گارڈ حلقہ نارائن گوڑہ بتقریب تشریف آوری

جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری درحلقہ نارائن گوڑہ

یہ کس گل کی ہے عید مقدم کی شہرت — چمن مین ہے شور مبارک سلامت

خوشی سے نہ پہولا سماتا ہے ہر دل — نمایان ہے چہرون سے رنگ مسرت

مہیا خوشی کے ہین سامان سارے — جما ہے کہین بزم مین رنگ عشرت

نئی شان سے کون آتا ہے دیکہو — دلون مین زمانہ سے تہی کس کی حسرت

محمد تقی صاحب نیک طینت — جو ہین عادل و منصف و ذی مروت

ہوے مہربان انپہ شاہ دکن کیا — دوبالا ہوئی عظمت و شان و شوکت

بفرمان شاہی وہ ناظم ہوے ہین — ملی آبکاری کی ان کو حکومت

مقرر ہوے ایسے انصاف والے — دکہائی خدانے یہ کیا اپنی قدرت

اسہی آبکاری کے طالب تہے سارے — مگر ان کی خواہان تہی دل سے نظامت

نکالا خدانے یہ ارمان دل کا — دکہایا یہ دن اور نقد مسرت

بڑہینگے بہت حوصلے ابتو دل کے — رکہے قدردان کو خدایا سلامت

دکہائینگے ہم انکے اقبال سے کیا — ضعیفی مین اب وہ جوانی کی طاقت

دکہائے نہ دل کو کسی ماتحت کے — ہمیشہ رہی سب پہ یکسان محبت

سیادت مین منظم ہین اوصاف اچہے — زمانہ مین کیونکر نہ ہوا نکی شہرت

خدایا ہمیشہ ملے کامیابی — رہے شاہ عثمان کی ان پر عنایت

رہین رنج مین ان کے دشمن ہمیشہ — ہمیشہ یہ خندان رہین گل کی صورت

جو حلقہ کے جمشیر خان مہستم ہین
خدا رکھے اونکا ہی دم ہے غنیمت

ہین کل عہدہ دارون مین ہر دلعزیز
خدا نے عجب دی ہے انکو طبیعت

یہی گارڈ کہتے ہین آپس مین ملکر
محمد تقی کو مبارک نظامت

نبی و علی کے تصدق سے یارب
ترقی پہ ہر دم رہے انکی عظمت

رہین باغ عالم مین ہر سبز ہر دم
دعا ہے یہ طالب کی اے رب العزت

قطعہ تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی سید خادم حسین صاحب خادم ملازم محکمہ تعلقداری آبکاری بلدہ

ہین محمد تقی اہل عزت
حق نے بخشا جنہین رتبہ اعلی

شرفا کے تو ہی ماوا ہین
غربا کے ہین ہی تو ملجا

دور بین نکتہ رس وعالی فہم
تجربہ کار وعقیل و دانا

خلق ہے معترف خُلقِ حسن
شرف ایسا کیا خالق نے عطا

دیکھکر انکی صفائی باطن
کیون نہ حیران رہے آئینا

انکی طینت ہے اور انکی عادت
اپنے ماتحتون کو راضی رکھنا

خدمتین ملتی رہین بالترتیب
کاردانی کا ہوا یہ شہرا

اب تو فرمان خداوندی سے
ل گیا کار گذاری کا صلا

آبکاری دکن کے ناظم
میرے ممدوح ہوے شکر خدا

اور ہوا انکو ترقی حاصل
پا ئین اور اس سے ہی اعلی عہدا

زیب و تیار ہے انکے سر پر | شہرت و ناموری کا سہرا
انکو اللہ سلامت رکھے | انکے دشمن پہ ٹلے انکی بلا
خوش رہین یہ مع آل و اولاد | ہر بہی خواہ یہ دیتا ہے دعا
سال ہجری کیا غادم نے رقم | اب مبارک ہو یہ ناظم ہونا

۱۳۰۵

نظم در تہنیت گذرانیدہ مولوی غلام احمد صاحب مہر صیغہ دار تعلقداری آبکاری ضلع میدک

مرحبا حاصل علی آگیا وہ وقت سعید | جسکی مدت سے تہین مشتاق یہ آنکہین بپے دید
جبکہ محبوب ہوے آپکے اخلاق حمید | ایک عالم کے در رزق کی دی [illegible] نے کلید
بہر تسلیم ہوا شاہ سے فرمان جدید | دیدیا سابقہ ناظم کو بہی توسیع مزید
ہوتے ہی آپکی تعلیم بہر طور مفید | شاہ عادل نے کیا بہر تقرر تسنید
جب ہوئی عام سررشتہ مین تقرر کی نوید | خیر خواہون کو ملی اس سے حیات جاوید
مینے جوش مسرت سے کہا رب مجید | فیض بخشی رہے ہر آن ترقی ہو مزید
ساتھہ ہی دل نے کہا ختم ہی کر اب تمہید | آج کل گاتی ہے یہ نغمہ فلک پر ناہید
للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست | آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

نظم در تہنیت گذرانیدہ مولوی حکیم غلام علی خانصاحب

عجب طرح کی ہے رفتار گنبد دوار | ہمیشہ گرم ہے یہان عزل و نصب کا بازار
جو شب تمام ہوئی تو سحر ہوئی ظاہر | گئی چمن سے خزان جب تو آئی فصل بہار

جہان مین ہوتی ہین یون توترقیان لاکہون | مگر ہین کتنی کہ جن کا بلند ہو معیار
اونہین ملتا ہے دنیا مین رتبہ عالی | کہ جن کے پاس نہ علم و ہنر نہ حلم و وقار
مگر جناب تقی جو کہ ہین مرے ممدوح | صحیح معنون مین ہین باطنی صفا سے دوچار
خیال مین ہے بلندی نگاہ مین وسعت | دماغ مین ہے تحمل مزاج مین ہی وقار
بری گہڑی مین حریفون سے بہی ہین عقدہ کشا | جو وقت آئے تو ہین دشمنون کے بہی غمخوار
ملی ہے اونکو نظامت جو آبکاری کی | غضب ہے دیکہ کہ اب ست ہی ہوگئے ...
یہ ارتقا یہ بلندی اونہین مبارک ہو | خزان سے دور ہے اونکی سرزمین بہار
تمام دہر کے آفات سے رہین محفوظ | بحق آل رسول و ائمہ اطہار
قلم سے نکلی ہے از جانب غلام علیؒ | یہ تہنیت ہے پئے شیدا رحیدر کرار

نظم تاریخ تہنیت گذرا نیدہ مولوی نور علی بیگ صاحب رحیق اہلکار دفتر تعلقداری آبکاری سمت گلبرگہ

کسقدر جلد اے میرے مولا | کرلی مقبول بیکسون کی دعا
کل محمدؐ تقی جو نائب تھے | آج ناظم جو تونے اونکو کیا
چاہیئے انکی تہنیت مین ضرور | کوئی تاریخ نکلے برجستہ
بس یہ دل مین خیال آتے ہی | ہاتف غیب سے یہ آئی صدا
کہدے تو اے رحیق ہوکر شاد | بخت چمکا ہے آبکاری کا
۱۳۴۵ھ

قطعہ در تاریخ تہنیت سرفرازی نظامت آبکاری بہ عالیجناب مولوی

سید محمد تقی صاحب پیشکرده مولوی سید باقر صاحب موسوی المتخلص به کاشف

حق بحق دار داد اے کاشف — شاه عادل بود شه زمنم
منتخب الهش آمده این سال — ناظم آبکاری دکهنم
۱۳۴۵ھ

قطعه

زخدمت هر کسے توقیر یابد — عزیز آن کس بود کو عهده دارد
بگے کاشف عجب این سال از تقدیر — بایں ناظم ببین کاین عهده نازد
۱۳۴۵ھ

ایضاً

عجب قدرتے داد حق قیصر را — همان شد بلب آنچه فرمود جاری
به تعمیل حکمش شد این سال کاشف — محمد تقی ناظم آبکاری
۱۹۲۷ع

ایضاً

به بادا برتو دایم فضل باری — به بادا بر جهان فیض تو جاری
محب از اخلاص خواند کاشف این سال — همایون جاه ناظم آبکاری
۱۳۴۵ھ